پرو:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 215 Monday 11th August 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۱۵ /مورخہ ۱۱/ اگست ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۱۶/ صفر المظفر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲/ روپے، صفحات: ۴

غزہ: الشفا ہسپتال کے قریب اسرائیلی حملے میں الجزیرہ کے پانچ صحافی شہید، فوج نے ذمہ داری لی

دہلی: نشریاتی ادارے الجزیرہ نے کہا ہے کہ غزہ شہر کے الشفا ہسپتال کے قریب اسرائیلی حملے میں الجزیرہ کے پانچ صحافی شہید ہو گئے ہیں۔ اسرائیل نے ان کو ٹارگٹ بنا کر شہید کیا الجزیرہ کی خبر کے مطابق نامہ نگار انس الشریف اور محمد قرائیا کے علاوہ کیمرہ مین ابراہیم ظہیر، محمد نوفل اور مومین علیوا ہسپتال کے مرکزی دروازے پر صحافیوں کے لیے ایک خیمے میں تھے جب اس خیمے کو نشانہ بنایا گیا۔ الجزیرہ نے ایک بیان میں کہا کہ 'ٹارگٹڈ قتل' آزادی صحافت پر ایک اور صریح اور پہلے سے سوچا گیا حملہ تھا۔ حملے کے فوراً بعد اسرائیلی فوج نے تصدیق کی کہ اس نے انس الشریف پر حملہ کیا تھا۔ ٹیلی گرام پر پوسٹ کرتے ہوئے اسرائیلی فوج نے لکھا کہ انھوں نے 'حماس میں دہشت گرد سیل کے سربراہ کے طور پر کام کیا تھا'۔ اسرائیلی فورسز نے ہلاک ہونے والے دیگر صحافیوں میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق حملے میں مجموعی طور پر سات افراد ہلاک ہوئے۔ الجزیرہ کے مینیجنگ ایڈیٹر محمد معوض نے بتایا کہ الشریف ایک جانے پہچانے صحافی تھے جو غزہ کی پٹی میں دنیا کے لیے 'واحد آواز' تھے۔ پوری جنگ کے دوران، اسرائیل نے غزہ میں بین الاقوامی صحافیوں کو آزادانہ رپورٹنگ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ لہٰذا، بہت سے آؤٹ لیٹس کوریج کے لیے غزہ کے اندر مقامی رپورٹرز پر انحصار کرتے ہیں۔ انھوں نے اس حملے سے متعلق کہا کہ 'انھیں ان کے خیمے میں نشانہ بنایا گیا، وہ فرنٹ لائن سے کوریج نہیں کر رہے تھے۔ محمد معوض کا کہنا ہے کہ 'حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلی حکومت غزہ کے اندر سے رپورٹنگ کرنے والے کسی بھی چینل کی کوریج کو خاموش کرنا چاہتی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو میں نے جدید تاریخ میں پہلے نہیں دیکھی تھی۔ 28 برس کے الشریف نے اپنی موت سے چند لمحے پہلے ایکس پر غزہ شہر میں شدید اسرائیلی بمباری سے متعلق خبر دی۔ گذشتہ ماہ الجزیرہ میڈیا نیٹ ورک، اقوام متحدہ اور صحافیوں کے تحفظ کی کمیٹی سی پی جے نے علیحدہ بیانات میں الشریف کے تحفظ کا مطالبہ کیا تھا۔ کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس، سی پی جے، کے مطابق اکتوبر 2023 میں غزہ میں اسرائیل کی فوجی کارروائی کے آغاز کے بعد سے اب تک 186 صحافیوں کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے۔

'ووٹ چوری' کیخلاف آج اپوزیشن کا مارچ

نئی دہلی: الیکشن کمیشن پر ''ووٹ چوری'' کا سنسنی خیز الزام عائد کرنے کے بعد کانگریس اسے تحریک کی شکل دینے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس ضمن میں اسے 'انڈیا' اتحاد کی بھرپور حمایت بھی مل رہی ہے جس کے راجیہ سبھا اور لوک سبھا کے ۳۰۰/ ایم پی پیر کو پارلیمنٹ ہاؤس سے الیکشن کمیشن کے ہیڈ کوارٹرز تک مارچ کریں گے۔ پارٹی نے عوامی حمایت حاصل کرنے کیلئے ''ووٹ چوری'' پورٹل کا اجراء کیا ہے جس کے ذریعہ ووٹر کانگریس کی اس مہم سے جڑ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مسڈ کال مہم بھی شروع کی گئی ہے تاکہ جو لوگ ''ووٹ چوری'' کے خلاف ہیں وہ مس کال دے کر اپنی حمایت درج کرا سکیں۔ اس کے علاوہ آگے کی حکمت عملی کیلئے پیر کو دہلی میں کانگریس کے اعلیٰ عہدیداروں کی ایک میٹنگ بھی طلب کی گئی ہے۔

الیکشن کمیشن کے صدر دفتر تک مارچ

لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں اپوزیشن اتحاد کے ممبران پارلیمان ''ووٹ چوری'' کے خلاف پیر کو پارلیمنٹ ہاؤس سے الیکشن کمیشن تک مارچ کریں گے۔ اتحاد کے فلور لیڈرس بھی الیکشن کمشنرس سے ملاقات کر کے باضابطہ طور پر اپنے اعتراضات درج کرائیں گے۔ یہ مارچ صبح تقریباً ساڑھے ۱۱/ بجے پارلیمنٹ سے شروع ہونے کا امکان ہے۔ کانگریس نے بنگلور میں 'ووٹ ادھیکار ریلی' میں اس کا اعلان کیا تھا۔ پارٹی کے جنرل سیکریٹری (تنظیم) کے سی وینو گوپال کے مطابق جس طرح باپو نے ہندوستان چھوڑو تحریک کے دوران ''کرو یا مرو'' کا نعرہ دیا تھا، اسی طرح ہمیں جمہوریت کو بچانے کیلئے 'کرو یا مرو' کے مشن کا آغاز کرنا ہوگا۔

آج کانگریس کے ذمہ داران کی میٹنگ

کے سی وینو گوپال نے اپنے ایکس پوسٹ میں اعلان کیا ہے کہ ''ووٹر لسٹ میں ہیرا پھیری اور انتخابی دھوکہ دہی کے خلاف ملک گیر مہم پر تبادلۂ خیال کرنے کیلئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹریز، انچارج اور فرنٹل آرگنائزیشن کے سربراہوں کی ایک میٹنگ ۱۱/ اگست کی شام ساڑھے چار بجے ۲۴/ اکبر روڈ پر منعقد ہوگی۔'' اس میٹنگ کی صدارت کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کریں گے۔ اس سے قبل ۹/ اگست کو یعنی راہل گاندھی کے انکشاف کے ایک دن بعد ملک بھر کی پردیش کانگریس کمیٹیوں نے اس انتخابی دھوکہ دہی میں بی جے پی اور الیکشن کمیشن کے گٹھ جوڑ کو بے نقاب کرنے کیلئے ریاستی ہیڈ کوارٹرز میں راہل گاندھی کی تاریخی پریس کانفرنس کی نمائش کی۔

'ووٹ چوری' پورٹل مسڈ کال مہم

کانگریس نے اسے عوامی تحریک میں تبدیل کرنے کیلئے ووٹ چوری ڈاٹ اِن کے نام سے ایک پورٹل بنایا ہے جس میں عام شہری جا کر اپنی حمایت درج کرا سکتے ہیں۔ کانگریس کا مطالبہ ہے کہ الیکشن کمیشن شفافیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈیجیٹل ووٹر لسٹ فراہم کرے۔ پورٹل میں مبینہ ''ووٹ چوری'' کے حوالے سے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے اس عزم کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ کانگریس ''اپنی پوری طاقت کے ساتھ جمہوریت کے تحفظ کی اس لڑائی کو انجام تک پہنچائے گی۔''

کچھ لوگوں نے سیٹیں جتانے کے لیے پوار سے پیسے مانگے تھے، ادھو ٹھاکرے سے بھی ملے تھے: راؤت کا سنسنی خیز دعویٰ

ممبئی: شیوسینا یو بی ٹی کے سینئر رہنما اور ممبر پارلیمنٹ سنجے راوت نے انتخابات میں ای وی ایم میں دھاندلی کے الزامات لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات میں ای وی ایم (الیکٹرانک ووٹنگ مشین) کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے سنگین الزامات لگائے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انتخابات سے پہلے کچھ لوگوں نے شرد پوار سے 160 سیٹیں جیتنے کے لیے پیسے مانگے تھے۔ اسی طرح کچھ لوگوں نے ادھو ٹھاکرے کو 60-65 سیٹیں جیتنے کی تجویز بھی دی تھی جسے ادھو ٹھاکرے نے جمہوریت پر یقین کی وجہ سے مسترد کر دیا۔ راوت نے کہا، "تاہم، انہوں نے کہا کہ حکمراں پارٹی ای وی ایم اور ووٹر لسٹوں کے ذریعے انتخابات کی تیاری کر رہی ہے اور وہ ہماری شکست کو یقینی بنا سکتی ہے۔ لیکن ہم الیکشن کمیشن اور جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ اب مجھے لگتا ہے کہ ان دعووں میں سچائی ہے۔"

پالک منتری گلاب راؤ پاٹل: کامیابی تب تک نہیں ملتی جب تک سر میں کتاب نہ ہو

تعلیم کے بغیر زندگی موت ہے: قومی صدر مفتی محمد ہارون

جلگاؤں (تعمیر نیوز) قرآن مجید میں روزے نماز حج زکوٰۃ تمام بڑی اور اہم 8 عبادتوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ''پڑھنے'' کا حکم دیا ہے۔ سب سے پہلے تعلیم کا حکم ہے۔ اس لیے ترقی، عزت، شہرت، زندگی کی اصل خوشی اور مقصد سب کچھ علم میں ہے۔ علم کے بغیر زندگی موت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے دنیا، دین، دونوں میں کامیاب ہوں۔ ایسی اہم باتیں مسلم کھاٹک (بکر قصاب) سماج کے قومی صدر مفتی محمد ہارون ندوی نے کھاٹک سماج کے تقسیمِ انعامات کے پروگرام میں کہیں۔ اس شاندار پروگرام کی صدارت جلگاؤں ضلع کے پالک منتری گلاب راؤ پاٹل نے کی۔ انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں بچوں کو تعلیم کی اہمیت بھی بتائی اور اپنی زندگی کی کچھ اہم باتیں بتائیں اور کہا کہ بابا صاحب امبیڈکر کہا کرتے تھے کہ کامیابی اس وقت تک نہیں ملتی جب تک کسی کے سر میں کتاب نہ ہو۔ یعنی کتابوں سے علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کتابوں سے جڑیں، مطالعہ کریں اور آگے بڑھیں۔ اس موقع پر انہوں نے کھاٹک برادری کے لیے شادی ہال کے لیے 20 لاکھ کے فنڈ کا اعلان کیا اور شہر کے ایم ایل اے راجو ماما نے 10 لاکھ، اس طرح 30 لاکھ روپے تک کی مدد کا اعلان کیا اور برادری کو تعلیم میں آگے بڑھنے کا مشورہ دیا۔ راجو ماما، وشنو بھنگالے نے بھی پرزور خطاب کیا اور کھاٹک برادری کو بچوں کو تعلیم کی طرف لے جانے کا مشورہ دیا۔ اس موقع پر عبدالکریم سالار اور اعجاز ملک نے بھی مختصر بیانات دیے اور کمیونٹی میں کام کرنے والے افراد کی حوصلہ افزائی کی۔ برادری کے مہاراشٹرا صدر یوسف بھائی، ضلع صدر انور کھاٹک نے بھی مبارکباد دی۔ اس موقع پر خلیل سر، شکیل سر، افسر سر، یعنی ایجوکیشن پروگریسو فاؤنڈیشن کے تمام عہدیداران موجود تھے، اور تحصیل جلگاؤں کے عہدیداران، قاسم پہلوان، رئیس کھاٹک، شریف لاڈجی، الطاف پڑھاری، خلیل شیرا، محمود کھاٹک، ڈاکٹر رضوان، ریحان نثار، حاجی حکیم اور دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر ذمہ داران بڑی تعداد میں موجود تھے، اچھے نمبروں سے پاس ہونے والے تمام بچوں کو مہمانوں کے ہاتھوں سے ٹرافیاں اور سرٹیفکیٹ دے کر شاباشی دی گئی، معاشرے کے تمام ذمہ داران کی محنت سے پروگرام کو شاندار کامیابی ملی۔

قریشی برادری اور کسانوں پر ہونے والے ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے بیڑ کے میلے میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں: جاوید بھائی قریشی

بیڑ: (قاضی امان) ریاست کے خودساختہ گؤ رکشکوں کی جانب سے مسلم کھٹیک برادری کو نشانہ بنا کر ان پر ناانصافی اور ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے اور قریشی و مویشی پرور کسانوں کے حق میں حکومت سے ٹھوس فیصلے لینے کے مطالبے کے لیے ریاستی مسلم کھٹیک سوسائٹی کا شاندار ریاستی سطح کا میلہ، تنظیم کے بانی صدر حاجی عرفات شیخ کی صدارت میں پیر، 11 اگست 2025 شام 6 بجے بیڑ کے بارشی ناکہ روڈ پر واقع آشیرواد لان میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس میلے میں قریشی، کسان اور ہندو مسلم بھائیوں سے بڑی تعداد میں شرکت کرنے کی اپیل تنظیم کے ریاستی نائب صدر جاوید بھائی قریشی نے کی ہے۔ اتوار کی صبح بیڑ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں بات کرتے ہوئے جاوید بھائی قریشی نے کہا کہ مہاراشٹر اور ریاست سے باہر کے خودساختہ گؤ رکشک، جنہیں کوئی قانونی اختیار نہیں، راستوں میں روک کر قریشی برادری کے لوگوں سے لوٹ مار اور مار پیٹ کرتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں، وہ زبردستی مویشی اور پیسے بھی لے جاتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جب اس بارے میں پولیس سے شکایت کرنے جاتے ہیں تو شکایت درج نہیں کی جاتی۔ اسی وجہ سے قریشی برادری نے مرحلہ وار بڑے مویشیوں کی خرید و فروخت بند کرنے کا سخت فیصلہ کیا، جس کے نتیجے میں ریاست کے تقریباً تمام مویشی بازار بند ہو گئے ہیں اور اس کا سب سے زیادہ نقصان کسانوں کو ہو رہا ہے۔ جو کسان مویشی پالتے اور بڑا کرتے ہیں، وہ انہیں بیچ نہیں پا رہے اور مالی بحران میں پھنس گئے ہیں۔ اس ناانصافی کے خلاف اور حکومت سے قریشی برادری اور مویشی پرور کسانوں کے حق میں فیصلے لینے کے لیے ریاستی مسلم کھٹیک تنظیم میدان میں اتری ہے۔ یہ تنظیم حاجی عرفات شیخ کی قیادت میں وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ سے ملاقات کر کے انہیں تحریری میمورنڈم پیش کرے گی۔ آئندہ کی حکمت عملی طے کرنے کے لیے حاجی عرفات شیخ کی صدارت میں بیڑ شہر کے بارشی روڈ پر واقع آشیرواد لان میں پیر کی شام 6 بجے ریاستی سطح کا میلہ منعقد کیا جائے گا۔ جاوید بھائی قریشی نے مزید کہا کہ ہفتہ وار بکرا بازار کا ٹیکس رسید ہونے کے باوجود، گؤ رکشا کے نام پر کچھ غنڈے رات یا آدھی رات کو گاڑیاں روک کر مار پیٹ کرتے ہیں اور مویشی اور پیسے لوٹ لیتے ہیں۔ بھینس ہونے پر بھی انہیں گاڑی سے اتار کر لے جاتے ہیں۔ ان واقعات پر روک لگانے اور خودساختہ گؤ رکشکوں پر قابو پانے کے لیے اس میلے میں گفتگو کر کے ٹھوس فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ریاست میں نافذ گؤ ونش قانون کا ہم احترام کرتے ہیں اور کبھی بھی گائے کو ذبح نہیں کرتے، لیکن کچھ خودساختہ تنظیمیں اور ان کے غنڈے جھوٹی اور منفی باتیں پھیلا کر بے گناہ قریشی بھائیوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے کے لیے قریشی برادری، کسان اور ہندو مسلم بھائیوں سے اس میلے میں بڑی تعداد میں شرکت کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ اس موقع پر قریشی برادری کے بیڑ ضلعی صدر حاجی عبدالجبار قریشی، تنظیم کے ضلعی صدر مشتاق قریشی، الیاس قریشی، رفیق قریشی، حاجی جمیل قریشی، حاجی ارمان قریشی، مجید قریشی، حاجی جے ڈی شاہ، سید اعجاز، عرفان قریشی، سہیل قریشی، زبیر قریشی، اشفاق قریشی وغیرہ خصوصی طور پر موجود تھے۔

ڈاکٹر عامر انعامدار کی تاریخی کامیابی، بیڑ کا نام مہاراشٹر میں بلند کیا

بیڑ نمائندہ: بیڑ ضلع نے ایک بار پھر پورے مہاراشٹر میں فخر سے سربلند کیا ہے۔ ڈاکٹر عامر انعامدار، MD،MBBS (میڈیسن)، کنسلٹنٹ فزیشن و ڈایابیٹولوجسٹ، ایلیٹ کیئر اسپتال، بشیر گنج، بیڑ، نے طب کے شعبے میں ایسا مقام حاصل کیا ہے جو پورے مراٹھواڑہ اور مہاراشٹر کے لیے باعثِ فخر ہے۔ ملک کے اعلیٰ طبی تعلیمی اداروں میں شمار ہونے والے امرتا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (AIMS)، کوچین، کیرالا میں DM کلینیکل ہیماٹولوجی جیسے اعلیٰ معیار کے سپر اسپیشلیٹی کورس کے لیے ان کا انتخاب ہوا ہے۔ اس کورس میں پورے بھارت میں صرف 37 نشستیں ہیں، اور اس میں داخلہ حاصل کرنا کسی بھی ڈاکٹر کے لیے اعزاز اور چیلنج دونوں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر انعامدار نے NEET سپر اسپیشلیٹی امتحان میں شاندار کارکردگی دکھا کر آل انڈیا کوٹے سے یہ کامیابی حاصل کی۔ یہ کارنامہ ان کی محنت، لگن اور پیشے سے وابستگی کی شاندار مثال ہے۔ کورس مکمل ہونے کے بعد وہ مراٹھواڑہ کے پہلے مسلم ہیماٹولوجسٹ اور بون میرو ٹرانسپلانٹ فزیشن ہوں گے۔ اس کا فائدہ خطے کے ہزاروں مریضوں کو ہوگا، جنہیں اب جدید ترین طبی سہولتیں اپنے ہی علاقے میں میسر آسکیں گی۔ ڈاکٹر عامر انعامدار نے کہا: "یہ کامیابی صرف میری نہیں، بلکہ پورے بیڑ ضلع اور مراٹھواڑہ کی ہے۔ خون کی بیماریوں اور بون میرو ٹرانسپلانٹ کے شعبے میں جدید ترین ٹیکنالوجی سیکھ کر، میں اپنے علاقے کے مریضوں کو عالمی معیار کی خدمات فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہوں۔" ان کی اس کامیابی نے بیڑ کا نام نہ صرف مہاراشٹر بلکہ پورے ملک میں بلند کر دیا ہے۔ روزنامہ تعمیر کی جانب سے ڈاکٹر عامر انعامدار کو اس تاریخی کامیابی پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات۔

شاہ حسین نہری، حمید سہروردی، احسن یوسف زئی، خواجہ منظور الدین وغیرہ بیڑ کی ادبی تاریخ کے روشن باب رہے: ارتکاز افضل

شاہ حسین نہری کی کتاب "گل کنج" کا بیڑ میں شاندار رسم اجراء

بیڑ (**رپورٹ: قاضی مخدوم**) شہر کے ادبی آسمان پر 10 اگست کا دن ایک اور سنہری باب رقم کر گیا۔ سہ روزہ اردو میلہ کی کامیاب تکمیل کے بعد ملیہ کیمپس میں ایک نہایت پُروقار اور یادگار تقریب کا انعقاد ہوا جس کا عنوان تھا شاہِ سخن، مربی و معلم، خوش گفتار اور خوش خصال شخصیت پروفیسر شاہ حسین نہری کی کلیات کے تحت مرتب کردہ شاہکار گل کنج کا رسمِ اجراء۔ اس موقع پر اورنگ آباد کے معروف ادب دوست خالد سیف الدین اپنے بزرگ اور ہم عصر رفقاء کے ساتھ بیڑ پہنچے اور مقامی اہلِ قلم کے ہمراہ اردو کی خوشبو بکھیر دی۔ بیڑ کی ادبی تاریخ میں شاید پہلی مرتبہ یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ایک ہی نشست میں بیک وقت تین کتابوں کا اجرا عمل میں آیا گل کنج (شاہ حسین نہری)، رب رب یا رب (ابراہیم انوری)، اور عکسِ ادب کا خصوصی ضمیمہ (مرتب: فرید احمد نہری)۔ ان تینوں تصانیف کا تعلق براہِ راست بیڑ کے اہلِ قلم سے رہا ہے۔ اسٹیج پر پروفیسر شاہ حسین نہری کے ہمراہ ماہرِ لسانیات ڈاکٹر ارتکاز افضل، ڈاکٹر عظیم راہی، نامور افسانہ نگار اسلم پرویز، خان شمیم خان، ابوبکر رہبر، مولانا عبدالرشید، محترم ابراہیم انوری، مرزا ندیم بیگ اور دیگر ممتاز شخصیات جلوہ افروز تھیں۔ ڈاکٹر ارتکاز افضل نے اپنے کلیدی خطاب میں بیڑ کی گزشتہ ساٹھ برس کی ادبی تاریخ نہایت شستہ اسلوب میں پیش کی۔ انہوں نے شہر کی زرخیز ادبی انجمنوں اور کامیاب مشاعروں کا ذکر کرتے ہوئے احسن یوسف زئی، ایڈووکیٹ خواجہ منظور الدین، حمید سہروردی، شاہ حسین نہری اور ظفر خان ناز جیسے اہم ناموں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے شاہ حسین نہری کی علمی و ادبی خدمات اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے صدر اسلم مرزا نے شاہ صاحب سے اپنے قریبی تعلقات اور ہم سفر یادوں کو نہایت دلنشین انداز میں بیان کیا اور اردو دنیا کے عظیم نقاد شمس الرحمٰن فاروقی کی شاہ حسین نہری سے قلبی وابستگی اور ان کے علمی مرتبے کے اعتراف کا دلچسپ واقعہ سنایا۔ ڈاکٹر عظیم راہی نے شاہ صاحب کی فنی خدمات، جبکہ خان مقیم خان نے بطور معلم ان کی عظمت کو اجاگر کیا۔ ندیم مرزا نے شاہ صاحب پر ایک منظوم شخصیت نامہ پیش کر کے داد و تحسین سمیٹی۔ پروفیسر یوسف صابر اور پروفیسر سلیم محی الدین نے مختصر خطابات پیش کیے۔ شاہ حسین نہری اگرچہ علالت کے باعث اظہارِ خیال نہ کر سکے، مگر ان کی پُراثر نگاہوں نے سامعین کے دلوں کو چھو لیا۔ ان کے فرزند پروفیسر فرید احمد نہری نے جذبات سے لبریز خطاب کیا، محفل کی آنکھوں کو نم کر دیا، اور اس کامیاب تقریب کے انعقاد پر اپنی ہمشیرہ اور بہنوئی ڈاکٹر صفی انوری کو مبارکباد پیش کی۔ تقریب میں دہلی سے نامور صحافی عبدالباری مسعود اور جالنہ سے پرنسپل شکیل احمد خان نے خصوصی شرکت کی۔ منصور شاہ گروپ آف اسکول کے قائد اسلم انوری نے اظہارِ تشکر پیش کیا، جبکہ میجر اعواب نہری کی موجودگی نے تقریب کو مزید باوقار بنا دیا۔ یہ تین گھنٹے پر مشتمل مختصر مگر منظم نشست سہ روزہ اردو میلہ کی کامیابی کے بعد بیڑ کی ادبی تاریخ کا ایک اور سنہرا باب بن گئی۔ البتہ اس موقع پر اردو دوست احمد بن عبود، خواجہ معین الدین اورنگ آباد، اور ستیش ترپاٹھی آئی اے ایس کی کمی ان کے چاہنے والوں نے شدت سے محسوس کی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں انواری برادران اور ان کے اداروں کے عملے نے بھرپور محنت اور اخلاص سے کام کیا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

شنکر جے کشن

بالی وڈ کی کامیاب ترین موسیقار جوڑی اختلافات کا شکار کیوں ہوئی؟

علی عباس

وہ اُن دنوں ایک تھیٹر گروپ کے ساتھ بطور طبلہ نواز وابستہ تھا اور ڈراموں میں مختصر کردار بھی ادا کرلیا کرتا مگر یہ اُس کی منزل نہیں تھی۔ وہ تو موسیقار بننا چاہتا تھا۔ اُن دنوں اُس نے اپنے ایک دوست کو اپنے ہی تھیٹر گروپ میں ہارمونیم نواز کے طور پر ملازمت دلوادی۔ یوں دونوں کی دوستی ایک ایسے پیشہ ورانہ تعلق میں تبدیل ہوگئی کہ آج برسوں گزر جانے کے باوجود اِن دونوں کے ناموں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا ناممکن سا ہے۔ یہ کہانی بالی وڈ کے موسیقاروں کی پہلی اور عظیم ترین جوڑی شنکر جے کشن کی ہے۔

شنکر کا پورا نام شنکر سنگھ رام سنگھ رگھووانشی تھا اور وہ 15 اکتوبر 1922 کو ریاستِ حیدرآباد دکن میں ایک پنجابی خاندان میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ بابا ناصر خان سے طبلہ سیکھا اور پھر عظیم موسیقار خواجہ خورشید انور کے آرکسٹرا سے منسلک ہو گئے۔ اُن دنوں بہت سے موسیقار تھیٹر گروپوں سے وابستہ تھے تو شنکر ایک تھیٹر گروپ سے وابستہ ہو گئے۔ اُن کے معاش کا واحد ذریعہ موسیقی ہی تو تھا۔ کچھ ہی عرصہ بعد پرتھوی تھیٹر کا رُخ کیا جہاں ڈراموں میں چھوٹے موٹے کردار بھی ادا کر لیتے۔

پرتھوی تھیٹر میں شنکر نے طبلے کے علاوہ موسیقی کے دوسرے بہت سے ساز بجانے میں بھی مہارت حاصل کی جن میں ستار، اکارڈین اور پیانو شامل ہیں۔ یہ وہ دن تھے جب شنکر میوزک ڈائریکٹر کے طور پر اپنا کیریئر شروع کرنے کے لیے تگ و دو کر رہے تھے تو اس سلسلے میں اُن کی ایک گجراتی فلم ساز سے بھی ملاقات رہا کرتی جنہوں نے اُن سے اپنی فلم کی موسیقی کمپوز کروانے کا وعدہ کیا تھا۔

یہ تو معلوم نہیں کہ یہ وعدہ وفا ہوا یا نہیں مگر اس فلم ساز کے دفتر میں انہوں نے کئی بار جے کشن کو دیکھا۔

اُن دونوں میں ایک روز بات ہو ہی گئی تو شنکر پر یہ انکشاف ہوا کہ یہ نوجوان (جے کشن دیا بھائی پانچل) ہارمونیم نواز ہے اور ان کی طرح ہی کام کی تلاش میں اس پروڈیوسر کے دفتر کے چکر کاٹ رہا ہے۔

شنکر کو یہ گجراتی نوجوان بھا گیا جو ان سے عمر میں پانچ برس چھوٹا تھا۔ انہوں نے پرتھوی راج کپور سے جے کشن کو ملازمت پر رکھنے کی سفارش کی جنہوں نے شنکر کی بات کا مان رکھا اور جے کشن کو پرتھوی تھیٹر میں ملازمت مل گئی اور یوں وہ دونوں موسیقی کے سازوں پر دھنیں تخلیق کرنے لگے۔ یہ وہ دن تھے جب نوجوان راج کپور بطور ہدایت کار اور پروڈیوسر اپنی دوسری فلم 'برسات' پر کام کر رہے تھے۔ وہ اکثر پرتھوی تھیٹر آیا کرتے تھے تو یوں موسیقاروں کی یہ جوڑی راج کپور کو نہ صرف جانتی تھی بلکہ ایک طرح سے اُن کی مزاج آشنا بھی تھی۔

ہوا یوں کہ راج کپور نے اپنی فلم 'برسات' کے لیے شنکر جے کشن کو موسیقار کے طور پر منتخب کرلیا۔ فلم ریلیز ہوئی تو باکس آفس پر تو کامیاب رہی ہی بلکہ اس کی موسیقی کو بھی زبردست پسند کیا گیا۔

اس فلم کے گیت 'ہوا میں اُڑتا جائے'، 'برسات میں ہم سے ملے' یا 'پھر جیا بے قرار ہے' ایورگرین قرار پائے۔

'برسات' کے زیادہ تر گیتوں میں لتا منگیشکر نے آواز دی تھی جبکہ شاعروں میں حسرت جے پوری کے علاوہ شیلندر بھی شامل تھے جبکہ گلوکار مکیش نے بھی ایک دو گیت گائے تھے تو یوں اس فلم کے ذریعے راج کپور کی وہ ڈریم ٹیم بن گئی تھی جس کے باعث ان کی فلموں کی موسیقی ہمیشہ فلم بینوں کو متاثر کیا کرتی۔

فلم فیئر میگزین نے شنکر جے کشن کے بارے میں درست ہی تو لکھا تھا کہ 'اگر کبھی کوئی جادوئی چھڑی ہوا کرتی تھی، تو شنکر جے کشن یقیناً اس کے مالک تھے کیوں کہ 50 اور 60 کی دہائیوں کے پُرجوش زمانے میں اُن کا سازوں کو چھونا ہی گیتوں کی کامیابی کی علامت تھا۔

کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی فلموں کے صفِ اوّل کے اداکاروں سے بھی زیادہ معاوضہ وصول کیا کرتے تھے۔ فلموں کے خریدار صرف اس وجہ سے فلمیں خرید لیتے کیوں کہ اُن دونوں کے نام ان سے وابستہ ہوتے۔ فلموں کی تشہیر اُنہیں مدِنظر رکھ کر کی جاتی۔ انہوں نے ریکارڈ نو بار بہترین موسیقار کا فلم فیئر ایوارڈ جیتا۔ جدید دور میں صرف اے آر رحمان نے اُن کا یہ ریکارڈ توڑا ہے۔ وہ حقیقت میں عظیم موسیقار تھے جن کا اثر آج بھی بہت گہرا ہے حالاں کہ اُن کی وفات کو بھی ایک عرصہ بیت چکا ہے۔'

دل چسپ بات یہ ہے کہ فلم 'برسات' کے لیے شنکر جے کشن راج کپور کا پہلا انتخاب نہیں تھے۔ فلم کی موسیقی تو رام گنگولی ترتیب دے رہے تھے جو اِس سے قبل راج کپور کی بطور پروڈیوسر پہلی فلم 'آگ' کی موسیقی ترتیب دے چکے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ راج کپور نے رام گنگولی کو اُن کی فلم 'برسات' کے لیے بنائی دھن کسی اور پروڈیوسر کو فروخت کرتے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا جس کے بعد گنگولی اس پراجیکٹ سے باہر ہو گئے اور راج کپور نے فلم کی موسیقی کمپوز کرنے کی ذمہ داری نوجوان شنکر کو سونپ دی۔ وہ تو پہلے سے ہی اس موقع کی تلاش میں تھے، مگر ان کی شرط پر جے کشن بھی اس ٹیم کا حصہ بن گئے اور 'برسات' کی کامیابی کے بعد تو اس جوڑی نے وہ عروج دیکھا جو اس عہد کے کسی اور موسیقار کو نصیب نہیں ہوا۔

فلم فیئر میگزین کے لیے دیویش شرما لکھتے ہیں کہ 'راج کپور نے بلاشبہ شنکر جے کشن کو اُبھرنے میں مدد دی، مگر اُن کی کامیابی کا سہرا صرف راج کپور کو دینا درست نہیں۔ وہ آر کے (راج کپور) پروڈکشن سے ہٹ کر بنائی گئی فلموں میں بھی پوری آب و تاب سے چمکے جیسے 'داغ'، 'بسنت بہار'، 'امرپالی'، 'اصلی نقلی'، 'آرزو'، 'دل ایک مندر'، 'جنگلی'، 'لو اِن ٹوکیو' اور 'این ایوننگ اِن پیرس' وغیرہ۔ انہوں نے نہ صرف اپنی موسیقی سے ان فلموں کو یادگار بنایا، بلکہ شمی کپور اور راجندر کمار جیسے اداکاروں کے کیریئر کو بھی چار چاند لگا دیے۔'

شنکر جے کشن نے بالی وڈ میں صرف آرکسٹرا ہی متعارف نہیں کروایا بلکہ انہوں نے بہت سے نئے رجحانات بھی دیے جیسے کہ اپنی پہلی ہی فلم 'برسات' میں ایک نئی آواز لتا منگیشکر کو بطور مرکزی گلوکارہ منتخب کر کے جوا کھیلا، اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان سے فلم کی دونوں ہیروئنز نرگس اور نمی کے لیے گانے گنوائے جبکہ اسی فلم کے ذریعے بالی وڈ میں 'ٹائٹل سانگ' کی روایت کا آغاز بھی ہوا جسے آنے والے برسوں میں شیلندر کی شاعری نے بالی وڈ کی ضرورت بنا دیا۔

شنکر جے کشن روایت شکن یوں بھی تھے کہ وہ صرف معروف گلوکاروں تک محدود نہیں رہے، بلکہ ہر گیت کے مزاج کے مطابق آواز کا انتخاب کیا کرتے جس کی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں جیسا کہ انہوں نے سنہ 1955 میں فلم 'شری 420' میں آشا بھوسلے سے گیت 'مڑ مڑ کے نہ دیکھ' گنوایا، سنہ 1956 میں ریلیز ہوئی فلم 'چوری چوری' کے گیت 'یہ رات بھیگی بھیگی' کے لیے منا ڈے کا انتخاب کیا۔ سنہ 1960 میں ریلیز ہوئی فلم 'آس کا پنچھی' کے گیت 'دل میرا ایک آس کا پنچھی' کے لیے ایک نو آموز گلوکار سبیر سین کو منتخب کیا۔ فلم 'دل ایک مندر' کے گیت 'دل ایک مندر ہے' کے لیے سمن کلیان پوری اُن کا انتخاب ٹھہریں۔ یوں انہوں نے ایسے کئی غیر متوقع فیصلے کیے جو اُن کی تخلیقی صلاحیتوں کا ثبوت ہیں۔

شنکر جے کشن نے راج کپور کی 20 فلموں کے لیے موسیقی ترتیب دی جن میں سے 10 فلمیں راج کپور نے خود پروڈیوس کی تھیں جن میں 'آوارہ' اور 'میرا نام جوکر' جیسی فلمیں بھی شامل ہیں جن میں شنکر جے کشن اپنے فن کے عروج پر نظر آتے ہیں۔ سنہ 1971 میں ریلیز ہوئی فلم 'کل آج اور کل' کے بعد راج کپور اور شنکر جے کشن کا تخلیقی تعلق جے کشن کی بے وقت موت کی وجہ سے ٹوٹ گیا۔

آگے بڑھنے سے قبل اس گیت کا ذکر ہو جائے جس کی موسیقی نے مدن موہن سے لے کر نوشاد اور روشن جیسے موسیقاروں کو حیران کر دیا تھا۔ یہ گیت فلم 'میرا نام جوکر' کا 'جینا یہاں مرنا یہاں' تھا۔ اخبار 'دکن ہیرلڈ' اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ 'شنکر جے کشن کی مشہور جوڑی کے جے کشن نے گلوکار منا ڈے کو یہ گیت گانے پر آمادہ کیا تھا۔ یوں ایک ایسا گیت تخلیق ہوا جس نے موسیقی کی دنیا کے معتبر ترین ناموں نوشاد، مدن موہن اور روشن کو حیران کر دیا۔ ان عظیم موسیقاروں کو اُس وقت تک اندازہ نہ تھا کہ شنکر جے کشن ہندوستانی کلاسیکی موسیقی پر ایسی گرفت رکھتے ہیں۔ یہ واقعہ صرف ایک گانے کی کامیابی کا نہیں، بلکہ اس جوڑی کے غیر معمولی تخلیقی وژن، روایت اور جدت کے حسین امتزاج، اور موسیقی کے رموز پر ان کی مہارت کا ہے۔'

ان دونوں کی مقبولیت کا اندازہ لگانا ہو تو بہت سے گیت مثال کے طور پر پیش کیے جا سکتے ہیں مگر سنہ 1980 میں جب سوویت یونین میں اولمپکس کا انعقاد ہوا تو اس کا آغاز اس گیت سے ہوا 'میرا جوتا ہے جاپانی'، جو موسیقاروں کی اس بے مثل جوڑی کا ایک اور یادگار گیت تھا۔

شنکر جے کشن نے راج کپور کے علاوہ دلیپ کمار، دیو آنند، اور راجیش کھنہ جیسے سپر سٹارز کے گیتوں کے لیے بھی موسیقی ترتیب دی جب کہ انہوں نے اپنے عہد کے قریباً تمام نمایاں گلوکاروں اور گلوکاراؤں کے ساتھ کام کیا۔

شنکر اور جے کشن بے شک رام لکشمن کی جوڑی سے بھی بڑھ کر تھے مگر تھے تو انسان۔ دونوں میں بھی اختلافات پیدا ہوئے۔ اس حوالے سے بالی وڈ میں مختلف کہانیاں گردش کرتی رہی ہیں۔

ٹ' کے لیے معروف صحافی سبھاش کے جھا اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ 'جب فلم 'میرا نام جوکر' کی شوٹنگ کا آغاز ہوا تو اس وقت راج کپور اور اُن کی پسندیدہ گلوکارہ لتا منگیشکر کے درمیان بات چیت بند تھی۔ یہ واحد ایسی فلم ہے جو راج کپور نے خود ڈائریکٹ کی، مگر اس میں لتا جی کی جادوئی آواز شامل نہیں۔ یہ پوری طرح واضح نہیں کہ اُن کے درمیان ان عارضی اختلافات کی وجہ کیا بنی؟

البتہ لتا جی نے مجھے بتایا تھا کہ اُنہیں فلم کے ایک گانے 'انگ لگا جا بالما' کے بول نامناسب لگے تھے۔ اسی پر دونوں کے درمیان تکرار ہوئی، اور راج کپور اُن کی اس فلم میں غیر موجودگی سے بہت مایوس ہوئے۔'

وہ مزید لکھتے ہیں کہ 'یہ صرف راج کپور کے لیے ہی نہیں، بلکہ شنکر جے کشن جیسے موسیقاروں کے لیے بھی ایک بڑا دھچکا تھا۔ اس وقت مگر شنکر ایک اور گلوکارہ شاردا کو بھرپور انداز میں پروموٹ کر رہے تھے، اور انہوں نے اس صورتِ حال کو اپنے حق میں استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ شاردا کی کامیابی کے لیے راہ ہموار کی جا سکے۔'

دل چسپ بات یہ ہے کہ شنکر نے شاردا سے دو گیت گنوائے بھی اور راج کپور نے ان کو ایسا کرنے سے نہیں روکا جس کی وجہ یہ تھی کہ راج کپور شنکر کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے مگر یہ دونوں گیت فلم میں شامل نہیں کیے گئے۔

سبھاش کے جھا کے مطابق 'شنکر اور جے کشن کے درمیان مسائل اُس وقت پیدا ہونا شروع ہوئے جب شنکر نے گلوکارہ شاردا راجن آئر کی آواز کو پروموٹ کرنا شروع کیا۔ شنکر کو اپنی دانست میں یہ یقین تھا کہ شاردا ایک غیر معمولی گلوکارہ ہیں اور اس قدر باصلاحیت بھی کہ وہ لتا منگیشکر کو ٹکر دے سکتی ہیں۔'

کہا جاتا ہے کہ اس معاملے پر دونوں موسیقاروں میں اختلافات پیدا ہوئے جو رفتہ رفتہ بڑھتے چلے گئے۔ شنکر اور جے کشن میں دوریاں پیدا ہونے کی ایک اور وجہ بھی بیان کی جاتی ہے اور وہ فلم 'سنگم' کا ایورگرین گیت 'یہ میرا پریم پتر پڑھ کر' ہے۔

ڈاکٹر دتاتریا پجاری اور ڈاکٹر ایم دھرما کیرتی اپنی کتاب 'سمفونک جرنی آف شنکر جے کشن' میں لکھتے ہیں کہ 'فلم فیئر میگزین میں شائع ہونے والے ایک دستخط شدہ مضمون میں جے کشن نے انجانے میں فلم 'سنگم' کے گیت 'یہ میرا پریم پتر پڑھ کر' کو اپنی کمپوزیشن قرار دے دیا۔ یہ بات شنکر کو ناگوار گزری کیوں کہ ان دونوں کے درمیان ایک غیر تحریری معاہدہ تھا کہ وہ کسی گیت کی تخلیق کا انفرادی طور پر کریڈٹ نہیں لیں گے۔ اس اقدام نے ان کے تعلقات میں تلخی اور بدگمانی پیدا کر دی۔'

فلم فیئر میگزین کے مطابق اس دور میں مقبول ریڈیو پروگرام 'بنا کا گیت مالا' کسی گانے کی کامیابی کا سب سے بڑا پیمانہ سمجھا جاتا تھا۔ فلم 'سنگم' کا گیت 'یہ میرا پریم پتر پڑھ کر' جو جے کشن اور حسرت کی ٹیم نے کمپوز کیا تھا، 'دوست دوست نہ رہا' (شنکر اور شیلندر کا تخلیق کردہ گیت) پر سبقت لے گیا تو دونوں کے تعلقات مزید بگڑ گئے۔

مسلم سیاستدان سے شادی کرنے والی اداکارہ ہندو انتہا پسندوں سے پریشان

بھارت کے مسلم سیاستدان فہد احمد سے شادی کرنے والی اداکارہ سوارا بھاسکر نے ہندو انتہا پسندوں کی جانب سے شوہر کیلئے کئے گئے تبصرے پر سخت ردعمل دیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق سوشل میڈیا پر ایک صارف نے فہد احمد کو "چھپری" اور "ڈونگری سڑک چھاپ" کہہ کر طنز کا نشانہ بنایا تھا۔ یہ صارف سوارا اور فہد کی ایک ریئلٹی شو "پتی پتنی اور پنگا" میں شرکت کے بارے میں تنقید کر رہا تھا اور ان کا موازنہ اداکارہ پری نیتی چوپڑا کے شوہر کے ساتھ کر رہا تھا۔ اداکارہ سوارا بھاسکر نے اس ایکس صارف کی جانب سے اپنے شوہر فہد احمد کے لیے استعمال کیے گئے توہین آمیز الفاظ پر سخت ردعمل دیا اور اس ٹرول کا اسکرین شارٹ شیئر کرتے ہوئے صارف کی بات کو ناقابل قبول قرار دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ "چھپری" ایک ذات پر مبنی توہین آمیز اصطلاح ہے جو ایک مخصوص کمیونٹی کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ سوارا نے اس صارف کو ذات پات اور طبقاتی تعصب کا حامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ ڈونگری یا کہیں کا بھی سڑک چھاپ ہونا کوئی شرم کی بات نہیں۔ سوارا نے اپنی پوسٹ میں کہا" ، اس شخص کا تبصرہ ذات پات اور طبقاتی تعصب سے جڑا ہے ایسی زبان ناقابل قبول ہے۔ "انہوں نے اس موقع پر #casteistAlert کا ہیش ٹیگ بھی استعمال کیا۔ یاد رہے کہ بالی ووڈ کی اداکارہ سوارا بھاسکر نے 16 فروری 2023 کو اپنے قریبی دوست اور مسلم سیاستدان فہد احمد سے شادی کی تھی جس پر انہیں ہندو انتہا پسندوں کی جانب سے شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ انہیں اکثر اس طرح کے طنزیہ تبصروں اور آن لائن ٹرولنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ایک ارب ۹۰ کروڑ ویوز، دیپکا پاڈوکون کی انسٹاگرام رِیل نے عالمی ریکارڈ توڑ دیا

بالی وڈ سلیبریٹی دیپکا پاڈوکون سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ فالو کی جانے والی مشہور شخصیات میں سے ایک ہیں، جن کے فالوورز کی تعداد 80 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ تاہم حال ہی میں اداکارہ کی جانب سے ایک ہوٹل چین کے ساتھ اشتراک میں پوسٹ کی گئی انسٹاگرام رِیل نے انٹرنیٹ پر تہلکہ مچا دیا ہے۔ دیپکا پاڈوکون نے حال ہی میں سوشل میڈیا پر ایک رِیل شیئر کی، جو کہ ایک مشہور ہوٹل چین کے ساتھ 'پیڈ پارٹنرشپ' کا حصہ تھی۔

ہما قریشی: منفرد شناخت کی حامل اداکارہ

ممبئی، 28 جولائی (ایجنسیز) ہما قریشی ایسی اداکارہ کے طور پر معروف ہے جنہوں نے بھلے ہی زیادہ فلموں میں کام نہیں کیا لیکن جتنی فلموں میں انہوں نے کام کیا، اپنی منفرد چھاپ چھوڑی۔ ہما قریشی دہلی میں تاریخ کی پڑھائی کے دوران ہی ڈراموں میں کام کرنے لگی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بطور ماڈل بھی مصروف رہی۔ ہما قریشی 28 جولائی 1986 کو نئی دہلی میں ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوئی۔ ان کے والد سلیم قریشی 'سلیمز' نامی ایک ریسٹورنٹ چین کے مالک ہیں۔ ان کی والدہ امینہ قریشی (کشمیری) گرہست خاتون ہیں۔ ہما نے یونیورسٹی آف دہلی سے ملحق گارگی کالج سے بی اے (آنرز) کیا۔ اس کے بعد انہوں نے 'ایکٹ ون' نامی تھیٹر گروپ میں شمولیت اختیار کی اور چند ڈراموں میں کام کیا۔ انہوں نے کئی این جی اوز کے ساتھ کام کیا ہے۔ اس کے بعد 2018 میں وہ ممبئی آگئی اور ہندوستان یونی لیور کے ساتھ 2 سال تک ٹیلی ویژن کے اشتہارات میں کام کرنے کا معاہدہ کرلیا۔ اس دوران انہوں نے متعدد مصنوعات کے اشتہارات کیلئے کام کیا جن میں عامر خان اور شاہ رخ خان کے ساتھ کئی اشتہارات شامل ہیں۔ اس دوران انوراگ کشیپ نے ان کی اداکاری کی صلاحیت کو دیکھا اور انہیں اپنی فلموں میں منتخب کرلیا۔ انہوں نے ہما قریشی سے 3 فلموں کا کنٹریکٹ سائن کروایا جس کے تحت انہوں نے گینگز آف واسے پور کے دوسرے حصے میں کام کیا۔ اس کی وجہ سے انہیں بہترین سپورٹنگ ایکٹریس کے فلم فیئر ایوارڈ کیلئے نامزد کیا گیا۔

کارتک انیمل سے خطرناک فلم میں نظر آئیں گے

کارتک آریان کے پاس اس وقت بہت سی بڑی فلمیں ہیں۔ انوراگ باسو کی فلم مکمل کرنے کے بعد وہ کرن جوہر کی فلم میں کام کر رہے ہیں۔ اس میں اننیا پانڈے بھی ان کے ساتھ ہیں۔ تاہم اس سال دیوالی پر ایک فلم ریلیز ہونے والی ہے، جس میں سری لیلا ہوں گی۔ کارتک آریان اپنی فلموں کی کامیابی کی وجہ سے ہدایت کاروں کی پہلی پسند رہے ہیں۔ اب انہیں ٹی سیریز کی ایک بڑی ایکشن فلم ملی ہے۔ اس فلم کے ساتھ وہ رنبیر کپور اور بابی دیول کی انیمل کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ ساتھ ہی فلم میں کارتک کے ساتھ ایک خوفناک ویلن بھی ہے۔ یہ انکشاف ہوا کہ ٹی سیریز فی الحال ایک بڑے پیمانے پر پین انڈیا ایکشن فلم بنانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ فلم میں کارتک آریان کو کاسٹ کرنے کی تقریباً تصدیق ہو چکی ہے۔ اورنگ زیب کا کردار ادا کرنے والے اکشے کھنہ اداکار کے مقابل نظر آئیں گے۔ راجکمار پیریاسمی کو ہدایت کاری کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ان کی تامل فلم امران کو بہت پسند کیا گیا تھا۔

شاہ رخ خان کی نیشنل ایوارڈ میں نامزدگی تنازعے کا شکار کیوں؟

انڈیا میں 71 ویں نیشنل فلم ایوارڈز کے اعلان کے بعد ایوارڈ جیتنے والے بالی وُڈ ستاروں اور ان کے مداحوں کا جشن منانے کا سلسلہ جاری ہے۔ شوبز خبروں کی ویب سائٹ 'کوئی موئی' کے مطابق جہاں کئی فنکاروں کا نام ایوارڈ جیتنے والی فہرست میں شامل ہے وہیں معروف اداکار شاہ رخ خان کی فلم 'جوان' پر انہیں ملنے والا پہلا نیشنل ایوارڈ سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ دنیا بھر میں شاہ رخ خان کے مداح انہیں اپنے کیریئر کا پہلا نیشنل ایوارڈ جیتنے پر خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں لیکن کچھ لوگ ان کی اس جیت پر سوال بھی اٹھا رہے ہیں۔ ساؤتھ انڈین اداکارہ اروشی کو ملیالم زبان کی فلم 'الوزھکو' میں سائیڈ رول ادا کرنے پر بیسٹ سپورٹنگ ایکٹر کا ایوارڈ ملا ہے تاہم انہوں نے شاہ رخ خان کو بہترین اداکار قرار دیے جانے پر سوالات اٹھا دیے ہیں۔ 56 سالہ اروشی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ 'میں اس بات پر حیران ہوں کہ آخر وہ کیا معیار تھا جس کی بنیاد پر شاہ رخ کو بہترین اداکار چنا گیا جبکہ تجربہ کار اداکار وجے راگون جنہوں نے فلم 'پوکالم' میں جسمانی طور پر ایک مشقت طلب کردار نبھایا، انہیں صرف سپورٹنگ کیٹیگری میں رکھا گیا۔' انہوں نے کہا کہ 'اگر مجھے کروڑوں بھی دیے جائیں، میں وہ کردار نہ کروں۔ لیکن وجے راگون نے اپنی عمر کے باوجود وہ کردار بخوبی نبھایا۔ کم از کم انہیں سپیشل مینشن کیٹیگری میں تو رکھا جانا چاہیے تھا۔' اروشی کا مزید کہنا تھا کہ 'آپ نے وجے راگون اور شاہ رخ خان کی پرفارمنس میں کیا فرق کیا؟ ایک کو معاون اداکار بنا دیا اور دوسرے کو بہترین اداکار۔'

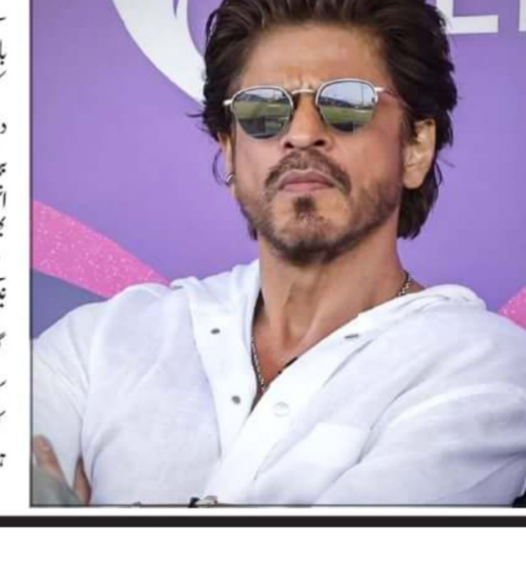

مکیش کھنہ کا شاہ رخ خان کے حق میں بیان: اداکار مکیش کھنہ نے اس تنازع پر ردِعمل دیتے ہوئے شاہ رخ خان کے ایوارڈ کا دفاع کیا۔ انہوں نے کہا کہ 'جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ شاہ رخ خان کو یہ ایوارڈ 'سوادیس' کے لیے ملنا چاہیے تھا، وہ یہ بھی یاد رکھیں کہ اے آر رحمان کو آسکر ایوارڈ 'جے ہو' کے لیے ملا نہ کہ ان کی پہلے کی خوبصورت دھنوں کے لیے۔' انہوں نے مزید کہا کہ 'شاہ رخ خان پچھلے 40 سالوں سے محنت کر رہے ہیں تو اگر انہیں اب نیشنل ایوارڈ ملا ہے تو اس میں کیا برائی ہے؟' دوسری جانب اروشی نے فلم 'آڈو جیویتم' (دی گوٹ لائف) اور اداکار پرتھوی راج سکوماران کو نظر انداز کیے جانے پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے سوال کیا کہ اس سال بہترین اداکارہ کا ایوارڈ مشترکہ طور پر کیوں نہیں دیا گیا؟ انہوں نے آخر میں کہا کہ 'ایوارڈ کوئی پنشن نہیں ہوتا۔ اگر آپ مجھے کچھ دے رہے ہیں، تو مجھے اسے لینے میں خوشی محسوس ہونی چاہیے۔'

نیٹ فلکس کی مقبول سیریز 'ویڈنزڈے' کا دوسرا سیزن منظرعام

نیٹ فلکس کی مقبول سیریز "ویڈنزڈے" سیزن 2 کا پہلا حصہ ریلیز کر دیا گیا ہے جس کو شائقین کی جانب سے بے حد پسند کیا جا رہا ہے اور شائقین دوسرے حصے کی ریلیز کیلئے پُرجوش ہیں۔ سپر نیچرل ایڈونچر سے بھرپور نیٹ فلکس سیریز 'ویڈنزڈے' کا دوسرا سیزن 6 اگست 2025 کو ریلیز ہو چکا ہے، جبکہ باقی اقساط کا دوسرا حصہ 3 ستمبر کو ریلیز کیا جائے گا۔ دوسرے سیزن میں پیش کی گئی اس ڈراؤنی لڑکی 'ویڈنزڈے ایڈمز' کی نئی کہانی کو مداحوں کی جانب سے بے حد پسند کیا جا رہا ہے اور مداحوں کا کہنا ہے کہ اس سیریز کا دوسرا سیزن پہلے سے بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ یاد رہے کہ ویڈنزڈے کا پہلا سیزن 2022 میں ریلیز ہوا تھا جس نے کئی ایوارڈز بھی جیتے، اور اس میں مرکزی کردار ہالی ووڈ کی نوجوان اداکارہ جینا اورٹیگا نے ادا کیا تھا۔ جینا اورٹیگا کے مطابق نئے سیزن میں ہارر مناظر پر زیادہ توجہ دی گئی ہے جبکہ ویڈنزڈے کا کوئی رومانوی تعلق نہیں دکھایا جائے گا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
تعمیر TAMIR - E - SIASAT سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

عنایت اللہ ننھے

سوشل میڈیا کو آئے ہوئے 21 سال ہو چکے ہیں، یعنی اسے دو دہائی قبل شروع کیا گیا تھا لیکن عام لوگوں میں اس کی مقبولیت 15 سال پہلے یعنی 30 جون 2010 سے شروع ہوئی اور تیزی سے ترقی کرتے ہوئے پوری دنیا تک پہنچ گئی۔ آج میڈیا کے نام پر سوشل میڈیا سنسنی پھیلانے، افواہیں پھیلانے، فرضی خبریں بنانے یا دکھانے، من گھڑت کہانیوں کو شوٹ کرنے، آدھی ادھوری خبریں پیش کرنے، فحاشی کے آخری کنارے پر کھڑے ہونے، سوشل سائٹس پر کوئی بھی چیز فوری طور پر اپ لوڈ کرنے کا مقابلہ چل رہا ہے۔ سوشل میڈیا سے وابستہ متاثر کن افراد لائکس، شیئرز، کمنٹس، سبسکرائبرز کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لیے کچھ بھی کرنے میں پیچھے نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارتی سپریم کورٹ سوشل میڈیا کو میڈیا نہیں مانتی۔ کیونکہ 21 سال کا طویل سفر مکمل کرنے کے بعد بھی یہ اعتماد پر پورا نہیں اتر سکا ہے۔ اس کی وجہ صرف اس سوشل میڈیا کے انفلوئنسر کو اپنا چہرہ چمکانا اور اپنے یوٹیوب چینل، ویب سائٹ، ایپس، پورٹل وغیرہ کو منیٹائز کرنا اور کسی بھی طریقے سے پیسہ کمانا ہے۔ یہ اس وقت سوشل میڈیا کی کہانی ہے۔ اس سے پہلے ہم سوشل میڈیا کی تاریخ جانیں گے کہ یہ کیوں و کب شروع ہوا اور اس کا مقصد کیا تھا۔

ان دنوں کمپیوٹر استعمال کرنے کے لیے 20 روپیہ فی گھنٹہ لگتا تھا۔ یعنی کوئی بھی شخص اسے کم از کم دو چار گھنٹے استعمال کرتا تھا۔ یعنی ایک ماہ کا بجٹ جوڑیں، وہ بھی محدود مدت کے لیے تو دو ہزار سے ڈھائی ہزار روپے خرچ ہوا کرتے تھے۔ جبکہ آج زیادہ مہنگائی ہونے کے باوجود اینڈرائیڈ کے دور میں صرف 200 سے 300 روپے خرچ کر کوئی بھی لامحدود نیٹ سرفنگ کر سکتے ہیں اور بیک وقت ایک نہیں بلکہ درجنوں سوشل پلیٹ فارم استعمال کر سکتے ہیں۔ اس وقت، آرکٹ، ترکی کے ایک سافٹ ویئر انجینئر بیوکٹین آرکٹ (Buyukkten Orkut) نے ایجاد کیا تھا، جو گوگل میں کام کرتا تھا۔ اسی کے نام پر آرکٹ رکھا گیا تھا۔ وہ سوشل میڈیا آرکٹ جسے گوگل چلاتا تھا ایک عالمی ملٹی پلیٹ فارم میڈیا اور انٹرٹینمنٹ کمپنی ماسے بل (Mashable) نے شروع کیا تھا۔ جس کا پہلا اسکریپ گوگل میں کام کرنے والے ایک ہندوستانی سافٹ ویئر انجینئر کو بھیجا گیا تھا۔ اس وقت بھارت برازیل کے بعد اسے استعمال کرنے والا دنیا کا دوسرا ملک تھا۔ آرکٹ نے ہندوستان میں کافی مقبولیت حاصل کی۔ لیکن اسے اپنے قیام کے صرف ایک دہائی بعد 2014 میں بند کر دیا گیا۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان دنوں گوگل کے علاوہ ورلڈ وائڈ ویب کو استعمال کرنے کے لیے Rediff، Hotmail اور Yahoo جیسی سائٹس موجود تھیں۔ جس کے ذریعے میسنجر کے ذریعے پیغامات، تصاویر، ویڈیوز وغیرہ بھیجے جاتے تھے، جب کہ آج کے دور میں پوری دنیا میں سوشل میڈیا یا کسی بھی سائٹ پر جانے کا ایک ہی گیٹ وے ہے اور وہ ہے صرف اور صرف گوگل۔ آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم کا سیلاب ہے۔ جس میں واٹس ایپ، فیس بک، تھریڈز، ایکس (ٹیوٹر)، انسٹاگرام، ٹیلیگرام، پوڈ کاسٹ، یوٹیوب، اسنیپ چیٹ، ٹِک ٹاک (بھارت میں ممنوع)، شارٹ فارم ویڈیو، ریل، پرنٹرسٹ، لنکڈ ان، ریڈ ڈیٹ، ڈیگ، فلپ بورڈ، ورڈ پریس، ٹمبلر، میڈیم، لائیو اسٹریم، پرائیویٹ بک مارک نیٹ ورک، سوشل بک مارک، روایتی سوشل نیٹ ورک، بلاگ، مائیکرو بلاگنگ، کورا، بی ای، چیٹ جی پی ٹی، میسنجر، میل، گوگل چیٹ؛ اب درجنوں نہیں بلکہ سینکڑوں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ہیں۔ اب تو سوشل میڈیا کا بزنس ورژن بھی بڑی تعداد میں آگیا ہے۔ جو کاروبار کو فروغ دینے کے لیے بنایا گیا ہے لیکن 90 فیصد پلیٹ فارم فراڈ ہیں۔

کسی کی نجی زندگی سے متعلق برسوں پرانی خبریں، ویڈیوز، فوٹیج بغیر کسی وجہ اور بغیر کسی حوالے کے سوشل میڈیا پر پوسٹ کر کے اس کی اہمیت بڑھانے کے بجائے گھٹانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ آج معاشرے میں نشے کی لت، جرائم، عصمت دری، ایذا رسانی، فحاشی کی انتہا اور سماج دشمن عناصر اور بے حیائی کے کاموں میں سب سے بڑا کردار سوشل میڈیا کے ذریعے پیش کی جا رہی فحاشی اور جرائم کی ننگی کہانی ہے۔ جو پیسے کی بھوک کے باعث سوشل میڈیا پر کھلے عام پیش کیا جا رہا ہے۔ جس پر تاحال قابو نہیں پایا جا سکا ہے۔ اب آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) کا دور چل رہا ہے، جو سوشل میڈیا کا اب تک کا سب سے خطرناک ورژن ہے، جو کسی کی بھی پرائیویسی کو پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا ہے۔ ٹھیک ہے، یہ ڈیجیٹل انقلاب میں ایک بڑی ایجاد ہے لیکن اسے مثبت طور پر استعمال کیا جانا چاہیے نہ کہ منفی۔ سماجی اور ڈیجیٹل ماہرین کو گہرائی سے سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس پر منفی کیسز کو کیسے روکا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی اس پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ آج کل لوگ سوشل میڈیا کو ہی اصل میڈیا سمجھتے ہیں۔ یہ فوری خبروں، ویڈیوز، لائیو اور ویب کاسٹنگ کے ذریعے عام لوگوں تک فوری طور پر پہنچنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ وہ بھی بغیر کسی ذریعہ کے، صرف سنسنی پیدا کرنے کے لیے آدھی پکی خبر۔ لیکن پھر بھی سوشل میڈیا پر اعتماد نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ان سوشل میڈیا پر خبریں نشر ہونے کے بعد لوگ یقینی طور پر اسٹریم میڈیا (حقیقی میڈیا) یعنی اخبارات اور سیٹلائٹ چینل کا انتظار کرتے نظر آتے ہیں کہ کسی بھی واقعے کی اصل کہانی یا حقیقت کیا ہے؟ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ سوشل میڈیا پر سخت ایکشن لیا جائے اور معاشرے، افراد، سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے ساتھ ساتھ کسی کے ذاتی معاملے کو وائرل کرنے والے سوشل میڈیا کے خلاف بھی کارروائی کی جائے اور قصوروار پائے جانے والے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ اس کے چلانے والے انفلوئنسر اور اس سے وابستہ افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ صرف 10 فیصد سوشل میڈیا اپنے مقصد میں درست جا رہے ہیں جبکہ 90 فیصد اپنی مذموم حرکتوں، فحاشی اور عریانیت کی آخری حد پر کھڑا ہیں اور بہت تیزی سے سماجی ماحول کو زہر آلود کرنے میں مصروف ہیں۔ اس لیے وقت رہتے حکومت، سماجی تنظیموں اور عام شہریوں کو آگے آکر سوچنے کی ضرورت ہے کہ سوشل میڈیا کے منفی اقدام کو کیسے روکا جائے۔

ڈاکٹر رونق جمال
کیا ستیہ پال ملک کی موت بائلاجیکل ہے؟

تقریباً بیس دنوں سے اگست کی پانچ تاریخ سرخیوں میں تھی۔ ہر کسی کے دماغ میں ایک ہی سوال تھا کے پانچ اگست کو کیا ہونے والا ہے۔؟ ایک ایک دن گزرتا رہا اور پانچ اگست قریب آتی گئی تجسس بڑھتا گیا۔ چودھری ستپال ملک گزشتہ تین سالوں سے جسطرح سے ہمت کا مظاہرہ کر رہے تھے وہ جگ ظاہر ہے۔ ان کی صاف گوئی اور ہمت نے سیاست کے گلیاروں میں کہرام مچا دیا تھا۔ ملک کو لوٹنے والوں کی راتوں کی نیند اڑا دی تھی۔ رات دن ان کے سامنے ایک ہی سوال ایک ہی مسئلہ تھا کہ اس شخص سے کس طرح نجات پائی جائے۔ جس نے ساری زندگی پارٹی کے لئے قربان کر دی تھی۔ انہیں اسکا صلہ بھی ملا تھا۔ ایک کے بعد ایک چار صوبوں کا گورنر بننے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ہر انسان کے اندر ضمیر نام کی ایک شے ہوتی ہے۔ اور یہ ضمیر نامی شے بہت خطرناک ہوتی ہے۔ جبتک انسان کا ضمیر سویا رہتا ہے انسان خرگوش کی طرح پالتو اور بے ضرر ہوتا ہے لیکن جیسے ہی اسکا ضمیر جاگتا ہے وہ خونخوار بیباک اور بے خوف شیر بن جاتا ہے۔ چودھری ستپال ملک کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ ان کا ضمیر جاگ گیا تھا اور وہ ملک کے غداروں کے لئے خطرناک ہو گئے تھے۔ اسلئے انھیں ان کے ضمیر کے ساتھ خاموش کرنا بے حد ضروری ہو گیا تھا۔ شاید جس کے لئے پانچ اگست کی تاریخ طے کی گئی تھی۔ پانچ اگست آئی اور وہ ہی ہوا جو طے تھا۔ چودھری ستپال ملک نے آخری سانس لی۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کے چودھری ستپال ملک کی موت بائیلاجیکل تھی یا انھیں قتل کیا گیا ہے۔؟؟ اس سوال کو تقویت اسلئے بھی ملتی ہے کے گجرات کے چیف منسٹر وجے روپانی کا بھی ضمیر جاگ گیا تھا۔ جسکی قیمت انھیں بھی جان گنوا کر چکانی پڑی تھی۔ ہوائی حادثے میں ان کی موت کے بعد بھی ایسے ہی سوال اٹھائے گئے تھے کیونکہ ان کی زندگی بہت سے لوگوں کی سیاسی موت کا سبب تھی۔ نائب صدر جمہوریہ ہند دھنکڑ کا بھی ضمیر جاگا ہے۔ جس کی قیمت انھیں فی الحال عہدے سے ہاتھ دھو کر چکانی پڑی ہے۔ ان کے دل میں جو راز پوشیدہ ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں کی سیاسی زندگی کو گھن لگ جائے گا۔ اللہ نہ کرے ان کی زندگی کو کوئی خطرہ ہو۔!!

زبان یا جرم: بنگالی بولنے والے مسلمانوں کی شناخت پر بڑھتے سوالات

ہندوستان ایک ایسا عظیم ملک ہے جس کی بنیاد کثیر لسانی، کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ہم آہنگی پر رکھی گئی ہے۔ یہاں زبان، مذہب، نسل اور تہذیب کی گوناگونی کو قومی وحدت کا جزو لاینفک تسلیم کیا گیا ہے۔ یہی تنوع ہندوستانی آئین اور جمہوری روایات کی روح ہے۔ تاہم گزشتہ چند برسوں کے دوران ملک میں جو سیاسی، انتظامی اور سماجی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، ان میں ایسے رجحانات واضح طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں جو نہ صرف جمہوری اقدار سے متصادم ہیں بلکہ اقلیتوں کے بنیادی حقوق کو پامال کرنے کی سمت میں بڑھتے ہوئے قدم محسوس ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ایک افسوسناک واقعہ حال ہی میں ہریانہ کے صنعتی شہر گروگرام میں پیش آیا، جہاں مغربی بنگال اور آسام سے تعلق رکھنے والے 74 بنگالی بولنے والے مسلمان مزدوروں کو محض شک کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا۔ ان میں سے اکثریت صفائی، کوڑا کرکٹ چننے اور کچی بستیوں میں رہنے والے مزدوروں پر مشتمل تھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو کسی باقاعدہ چارج، نوٹس یا قانونی کارروائی کے بغیر صرف اس شبہے میں حراست میں لیا گیا کہ یہ غیر ملکی ہیں، جبکہ ان میں سے بیشتر کے پاس آدھار کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ، پین کارڈ، اور یہاں تک کہ پاسپورٹ جیسے مستند اور قانونی دستاویزات موجود تھے۔

حراست میں لیے گئے ان افراد کے رشتہ داروں نے شہریت کے ثبوت کے طور پر مغربی بنگال کے مختلف تھانوں سے سرکاری دستاویزات فراہم کیں لیکن حکام نے ان ثبوتوں کو غیر مؤثر قرار دے کر نظر انداز کر دیا۔ اس عمل سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معاملہ صرف شناختی دستاویزات کا نہیں بلکہ ایک منظم تعصب اور امتیازی رویے کا ہے۔ ان تمام تر واقعات میں نہ صرف انسانی وقار کو پامال کیا گیا بلکہ ہندوستانی آئین کی روح کو بھی مجروح کیا گیا، جو ہر فرد کو برابر کے حقوق، مساوی سلوک، اور قانونی تحفظ فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومتیں اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ ایسے تمام اقدامات جو کسی لسانی یا مذہبی اقلیت کو نشانہ بناتے ہوں، انہیں فوری طور پر روکا جائے۔ عدالتوں کو چاہیے کہ وہ ان حراستوں اور بے دخلیوں کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں۔ ان افراد کو فوری انصاف فراہم کیا جائے جنہیں بغیر کسی جرم کے، بغیر کسی مقدمے کے صرف زبان یا مذہب کی بنیاد پر نشانہ بنایا گیا۔

مرکزی حکومت کو بھی اس معاملے میں مداخلت کرنی چاہیے اور یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ہر ریاست آئین ہند کی پاسداری کرے۔ اگر ریاستی حکومتیں انسانی حقوق اور آئینی اصولوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں تو مرکز کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان خلاف ورزیوں کا نوٹس لے، اصلاحی اقدامات کرے اور ان مظلوم شہریوں کی زندگیوں کو بحال کرے۔ ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ قومی سطح پر ایک ایسا مکالمہ شروع ہو جو لسانی، مذہبی اور نسلی تنوع کو تسلیم کرے اور اسے قومی طاقت میں تبدیل کرے۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی تنوع میں ہے، اور جب اس تنوع کو جرم بنا دیا جائے تو یہ ملک کی روح کو مجروح کر دیتا ہے۔ بنگالی زبان ہو یا اردو، تمل ہو یا تلگو یہ سب ہماری قومی میراث کا حصہ ہیں، نہ کہ کوئی خطرہ۔ اگر آج بنگالی بولنے والے مسلمان مزدور نشانہ بن رہے ہیں تو کل کوئی اور کمیونٹی بھی اس کی زد میں آسکتی ہے۔

آج جب ہندوستان خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلانے پر فخر کرتا ہے، اور اقوامِ متحدہ کے پلیٹ فارم پر انسانی حقوق کی وکالت کرتا ہے، تو کیا یہ اس کی اخلاقی، آئینی اور انسانی ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ اپنے ہی شہریوں کو انصاف، شناخت اور وقار کے ساتھ جینے کا حق فراہم کرے؟ اگر ریاستیں اپنی عوام کو محض ان کی زبان، مذہب یا نسل کی بنیاد پر شک کی نگاہ سے دیکھنے لگیں، تو جمہوریت اپنے حقیقی مقصد اور روح سے دور ہوتی چلی جائے گی۔ یہ وقت ہے کہ ہندوستان بحیثیت قوم اپنے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑے اور ہر اس پالیسی و عمل کی مخالفت کرے جو انسانی حقوق، آئینی اصولوں اور سماجی انصاف کے منافی ہو۔ ہمیں بطور شہری اس سچائی کو تسلیم کرنا ہوگا کہ بنگالی زبان بولنا کوئی جرم نہیں بلکہ ایک عظیم ثقافتی ورثہ ہے۔ کسی انسان کی زبان، اس کی شہریت یا حب الوطنی کا معیار نہیں ہو سکتی۔ زبان دلوں کو جوڑنے کا ذریعہ ہے، دیواریں کھڑی کرنے کا ہتھیار نہیں۔

شمس آغاز ایڈیٹر، دی کوریج

ملک کے ووٹرس کو بیوقوف بنانے والوں پر لگام لگانا ضروری ہے!

ویسے تو پہلے سے ہی ہر کسی کو شک تھا کہ ای وی ایم مشینوں میں گڑبڑی کی جاتی رہی ہے جس کی وجہ سے بے جے پی ہمیشہ لیڈ میں جیت کا آجاتی تھی مگر اب جبکہ کانگریس لیڈر اور ملک کے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے حسب اعلان ووٹ چوری کا ایٹم بم پھوڑتے ہوئے تمام ثبوت ایک سنسنی خیز پریس کانفرنس کے دوران پیش کر دیئے۔ تو اب جا کر پتہ چلا کہ ووٹ چوری کس طرح کی گئی اس طرح الیکشن کرا کر اب تک پورے دیش کو بیوقوف بنایا جاتا رہا اور کس طرح الیکشن کمیشن ان کے کرتوتوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہا اس لیے کہ انہوں نے الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے دعوی کیا کہ ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر جعل سازی، فرضی ووٹروں کا اندراج اور انتخابی نتائج میں ہیرا پھیری کے ذریعے بی جے پی کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی کے اس سنسنی خیز انکشاف پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے اور خاطی پر کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ راہل گاندھی با نگ دہل کہا کہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کا یہ سچ بلٹ پروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کے ووٹ چرائے جا رہے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ ووٹ کون چرا رہا ہے۔ پہلے ان کے پاس اس چوری کے ثبوت نہیں تھے لیکن اب ان کے پاس سو فیصد ثبوت ہیں، تمام ڈیٹا ہے۔ لہذا ان سب ثبوت کی بنیاد پر یہ واضح ہوا کہ بہرحال ووٹ کی چوری ہوتی رہی ہے صرف مہاراشٹر میں چالیس لاکھ فرضی ووٹ ڈالے گئے یہ فرضی ووٹ کس کی اجازت سے ڈالے گئے یہ بھی ایک سوال ہے الیکشن کے ذریعے جو ملک کے حقیقی ووٹرس کو بیوقوف بنانے کا جو دھندہ فرقہ پرست کر رہے ہیں وہ اب بند ہونا چاہیے اور ووٹ چوری کرنے اور کرانے والوں پر لگام لگانا ضروری ہے۔

☆ حافظ محمد الیاس چمٹ پاڑہ مرول ناکہ ممبئی

غزل

زیادہ کسی سے نہ کم جانتے ہیں
زمانے کی حکمت کو ہم جانتے ہیں
یہ نکڑ، دکانیں، گلی کا کنارا
یہاں کے سبھی پیچ و خم جانتے ہیں
کہاں تک چھپاؤ گے اندر کی باتیں
تمہارے سبھی راز ہم جانتے ہیں
بحث کو دلائل سے ملتی ہے طاقت
"یہ نکتہ مگر لوگ کم جانتے ہیں"
حقیقت میں انکو پتا ہی نہیں کچھ
مگر کہتے ہیں ایک دَم جانتے ہیں
ضروری نہیں کہ زباں سے کہیں سب
جو دل میں ہیں پنہاں صنم جانتے ہیں
وہ انساں بھی ہیں تو بھلا کسطرح کے
جو خوشیاں کسیکی نہ غم جانتے ہیں
ستم پر ستم لاکھ ڈھائیں وہ اختر
ہم ان کے ستم کو کرم جانتے ہیں

شمیم اختر

غزل

جو کرتا ہے ہمیں علم سے آباد، جہل سے آزاد
وہی ہیں ہمارے اُستاد، وہی ہیں ہمارے اُستاد
استاد ہوتے ہیں بچوں سے ہمیشہ شیریں گفتار
مصروف رہتے ہیں بچوں کو کرنے میں خوش گوار
رہتے ہیں وہ اپنے باعفت جاہ و جلال سے
واقفیت ہے ہمیں ان کے روشن خیال سے
بر سبیل تذکرہ جواب دیتے ہیں اگر پوچھے کوئی
تاکہ بارے میں ان کے بُرا نہ سوچے کوئی
عزیز و اقارب ہوں یا طلبا، برابر ہیں ان کے پاس
کوئی نہیں ہے ان کے پاس، جو عام ہو یا خاص
ہمیشہ چلاتے ہیں وہ ہمیں راہ براہِ راست کا
اور حکم دیتے ہیں ہمیں عبادت کا
ماہر ہیں وہ عربی، فارسی اور اردو میں
کوئی ہرا سکتا نہیں ان کو آپسی گفتگو میں
صوفی کا تقاضا اور ہے تم سبھی سے یہی
کہ ادب و احترام کرو تم ان کا سبھی

صوفی سید جمال، چکوڈی

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان ممبئی

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت، آبادی کے تناظر میں دنیا کا سب سے بڑا گنجان آبادی والا ملک ایک سو چالیس کروڑ عوام کو اپنے بازوں میں سمیٹے جمہوری طرز نظام میں ستارے کی طرح روشن افق پر جلوہ افروز ہیں۔ تاہم بھارت کا جمہوری نظام اس وقت تزلزل کا شکار ہے، موجودہ حکمراں جماعت نے حکومت کا ہر ادارہ مفلوج کر دیا ہے، بھارت کا ہر ادارہ حکمراں جماعت کے روبرو سربسجود ہیں، معیشت روبزوال ہے، غربت و افلاس اپنے ارتقاء پر پہنچ چکی ہے۔

موجودہ حکمراں جماعت گذشتہ گیارہ سالوں سے دہلی کے تخت پر بادشاہ کی طرح تخت نشین ہیں، غالب ہے، جمہوریت کو غلامی کے شکنجے میں جکڑتے جمہوری پیراہن میں زیب تن بادشاہ نے ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا، درجنوں انتخابات کا لامتناہی سلسلہ بھارت میں ہوتا چلا آرہا ہے، ملک گیر سطح پر وفاقی حکومت کے انتخابات اور ریاستی سطح پر اسمبلی کے انتخابات بھارت کے انتخابی کمیشن کے ذمہ غیر متنازع انتخابات کرانے کا کام رہا ہے، تاہم بھارتیہ انتخابی کمیشن اپنے فرائض ادا کرنے میں مکمل طور پر ناکامیاب ہوگیا ہے، حکمراں جماعت کا واحد ایجنڈا سیکولرازم کی نفی رہا ہے۔ سیکولرازم کی جڑیں کھوکھلی کرتا حکمراں ازخود سیکولر طرز نظام میں آئین کی حلف اٹھا کر وزیر اعظم کے عہدے تک رسائی کر چکا ہے، ظاہری کیفیت میں سیکولر نیز باطنی کیفیت میں ہندو مذہب کے تہی اپنی وفاداری پر آمادہ وزیر اعظم بھارتیہ انتخابی کمیشن پر مکمل گرفت رکھتا ہے، بھارتیہ انتخابی کمیشن حکمران کا زرخرید غلام بن گیا ہے۔ ۲۰۱۴ء سے جاری ہر انتخابات میں کم و بیش ہر انتخابی نتیجہ حکمران جماعت کو فتح سے ہمکنار کرتا ہوا پایا گیا۔

بالخصوص بھارت کے وفاقی انتخابات میں بھارتیہ انتخابی کمیشن حکمرانوں کے چھوٹے بھائی کے فرائض ادا کرتا رہا مکر و فریب کے ہر حربہ و دھوکہ دہی سے سرشار بھارتیہ انتخابی کمیشن نے حکمران جماعت کو انتخابی فتح سے ہمکنار کیا ہے، ۷/ اگست ۲۰۲۵ء کو راہول گاندھی جو موجودہ پالیمنٹ میں حزب اختلاف کی لیڈر ہیں، بھارتیہ انتخابی کمیشن کی کارکردگی کو بے نقاب کر دیا۔ راہل گاندھی نے بنگلور شہر کے انتخابی حلقے کے نتیجے پر مکمل تحقیقات کرتے ہوئے بھارتیہ انتخابی کمیشن کا مکرو فریب سے بھرا مکروہ چہرا بھارت کے عوام کے سامنے اجاگر کر دیا، انتخابات میں انتہا درجے کی دھاندلی لاکھوں کی تعداد میں فرضی ووٹ کا غیر قانونی استعمال، ایک رہائشی گاہ میں مقیم سیکڑوں افراد کا نام انتخابی فہرست میں درج پایا گیا، ایک ہی فرد کا نام ملک کے مختلف حلقوں میں جاری ووٹر فہرست میں درج پایا گیا، ایک ہی فرد ملک کے دیگر انتخابات میں ووٹ ڈالتا ہوا نظر آیا، ایک لاکھ سے زائد فرضی ووٹ نے بھارتیہ انتخابی کمیشن کو شک کے دائرے میں لا کھڑا کیا ہے، بھارتیہ انتخابی کمیشن کے ذریعے بنائی اور انہیں کے سرپرستی میں جاری فہرست سے راہول گاندھی نے بڑی محنت سے تحقیقات کرتے ہو فرضی ووٹ کو علیحدہ کیا ہے، جس میں چھ ماہ سے زائد عرصہ لگا، راہول گاندھی نے الزام نہیں لگایا بلکہ ثبوت پیش کیے کس طرح بھارتیہ انتخابی کمیشن نے حکمران جماعت کی طرفداری کیں بھارتیہ انتخابی کمیشن بطور سہولت کار کے حکمران جماعت کی حمایت میں پیش پیش رہا، انتخابات میں دھاندلی کیں، نتیجے میں حکمراں جماعت کو فتح حاصل ہوئی۔

حکمرانوں کا غلام بھارتیہ الیکشن کمیشن ہکی اختیار کئے ہوئے اپنی صفائی پیش کرنے کی بجائے راہول گاندھی سے حلف نامہ جاری کرنے کو کہہ رہا ہے، یہی وہ طرز نظام ہیں جس کا آنا خدا کا جانا ہے، حکمران جماعت اپنی سیاسی طاقت کا غیر استعمال کرتے چلے آرہے ہیں، اقتدار کی ہوس نے انہیں عوام کے تہی اپنی ذمہ داری سے فراموش کر دیا۔

کیا عجب ہے جب شاعر تعریف شعر سن کر مسکرائے، اور ادیب کسی تقریب تعارف میں نظر میں چمک لائے، سیاست دان ہجوم کے پر سو نعرے سن کر ہاتھ اٹھائے، عابد اپنے تقوی کی تعریف میں انکسار سے سر ہلائے، جنگجو اپنے دلاوری کے قصے سنا کر سینہ پھلائے، تو نفس خراب کار کو اپنا قریب ترین ہمسایہ پائے، اس کا آنا خدا کا جانا ہے۔ اس کی قربت خدا سے دوری ہے۔ جنت اور جہنم کا بُعد ہے، شیطان و رحمن کا تفاوت ہے، نور و ظلمات کا تصادم ہے، مختصر یہ تمام افسانہ اللہ کے نزدیک تین ہی درجات پر مشتمل ہے، غلطی یا گناہ، احساس گناہ یا توبہ اور مغفرت پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جس کو اپنی خطا کا علم ہو، توبہ کی قبولیت کا بھی پھر بھی وہ اپنا خسارئے پورا نہ کر سکے، ثبوت و گواہاں پر مبنی عدالتی کارکردگی دہائیوں تک انصاف کے تحت فیصلہ کرنے سے پرے ہیں، سیکولر طرز نظام کو دیمک چاٹ گئی ہے۔ ملک کا ہر ادارئے سیاسی جماعت کے رنگ میں رنگا جا چکا ہے، ایک گھڑی بھر کا مکر و فریب و دھوکہ حکمراں کو اگلے پانچ سال تک حاکم بنا دیتا ہے، ایک سو چالیس کروڑ عوام غلام بن جاتے ہیں، موجودہ حکمراں زوال سے بہت خوف زدہ ہے، اگر غور کریں تو پورا کے پورا طرزِ نظام مردہ ہو چکا ہے۔

گذشتہ گیارہ سال سے بھارت کی عوام بے چین اور مضطرب ہے، معیشت برباد، ناقص عدالتی نظام، ہر گزرتا دن غربت و افلاس کی شرح میں اضافہ کرتا جا رہا ہے، سیکولرازم کی ناکامی کا ثبوت ہے، سیکولرازم کے ذریعے منتخب حکمران سیکولرازم کو کب کا چھوڑ چکے، اب یہ ہندوتوا کی جانب تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ انہیں عوام کی حمایت حاصل نہیں، حکمران اب سیاسی ہتھکنڈے استعمال کرتا جا رہا ہے، جس میں بھارتیہ انتخابی کمیشن راضی بہ رضا شامل ہو کر حکمرانوں کو ووٹ چوری کروا کر دے رہا ہے۔ انہیں بھارت کا وزیر اعظم بنا رہا ہے۔

آپریشن سندور کی کامیابی کی وجہ ملکی ٹیکنالوجی اور دیسی ساختہ ہتھیار ہیں: مودی

بنگلورو، 10 اگست (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ پاکستان میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن سندور میں ہندوستان کی کامیابی کی بڑی وجہ دیسی ٹیکنالوجی اور دیسی ساختہ ہتھیاروں کی طاقت ہے۔انہوں نے اس کے لیے خاص طور پر بنگلورو کے نوجوان ہنرمندوں کے تعاون کی تعریف کی، جسے ہندوستان کی سلیکون ویلی سمجھا جاتا ہے۔ بنگلورو میں میٹرو ریل پروجیکٹوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ"آپریشن سندور کی کامیابی کے پیچھے ایک بڑی وجہ ہماری ٹیکنالوجی اور ہمارے دفاعی شعبے میں میک ان انڈیا کی مضبوطی ہے۔"انہوں نے کہا کہ بنگلورو اور کرناٹک کے نوجوانوں نے بھی اس میں بہت تعاون کیا ہے۔ٹکنالوجی کے میدان میں بنگلورو کی شراکت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے اس خطہ کے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ ٹیکنالوجی اور سافٹ ویئر کی ترقی پر توجہ مرکوز کریں جو دنیا کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی ضروریات پر مرکوز ہے۔وزیر اعظم نے کہا کہ آپریشن سندور کے بعد آج میں پہلی بار بنگلورو آیا ہوں۔آپریشن سندور میں ہندوستانی فوج کی کامیابی، سرحد پار کئی کلومیٹر تک دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو تباہ کرنے کی ہماری صلاحیت اور پاکستان کو، جوان کے بچاؤ کے لیے آیا تھا، کو چند گھنٹوں میں گھٹنے ٹیکنے کی ہماری صلاحیت... پرانی دنیا نے نئے ہندوستان کی یہ شکل دیکھی ہے۔"مسٹر مودی نے ریاستی سطح پر اصلاحات

کو آگے بڑھانے اور ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے مرکز کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے تمام پرانے غیر متعلقہ قوانین اور قواعد کو ختم کر دیا ہے۔اسی طرح ریاستی حکومتوں کو بھی اپنے قوانین کی اصلاح اور قانون میں مجرمانہ دفعات کو

ختم کرنے پر کام کرنا چاہیے۔وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو بنگلورو میں آروی روڈ کو بوماسندرا سے جوڑنے والی نما میٹرو کی یلو لائن کا افتتاح کیا اور توسیع شدہ بنگلورو-بیلاگاوی سروس سمیت تین وندے بھارت ایکسپریس

مودی نے بنگلورو میں تین وندے بھارت کا آغاز کیا، یلو میٹرو لائن کا افتتاح کیا

ٹرینوں کو ہری جھنڈی دکھائی۔دہلی میٹرو ریل کارپوریشن کے ذریعہ تیار کردہ 2011 کی تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ کے مطابق 15.19 کلومیٹر طویل یلو لائن کاریڈور کی تعمیر 2017 میں شروع ہوئی تھی لیکن اس میں کئی مرتبہ تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ابتدائی طور پر اسے دسمبر 2021 تک مکمل کرنے کا ہدف دیا گیا تھا لیکن زمین کے حصول سے متعلق مسائل، کووڈ-19 وبائی بیماری اور چینی رولنگ اسٹاک مینوفیکچرر سی آر آر سی نانجنگ کی جانب سے سپلائی میں تاخیر کی وجہ سے اس منصوبے میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔نئی میٹرو لائن، جو الیکٹرانکس سٹی کوریڈور پر آٹھ لاکھ مسافروں کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہے، کا مقصد سڑکوں کی بھیڑ کو کم کرنا ہے، خاص طور پر انتہائی مصروف سلک بورڈ جنکشن پر۔تاہم، ابتدائی طور پر اسے محدود آپریشنل صلاحیت کی وجہ سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ صرف تین ٹرینیں دستیاب تھیں اور خدمات کے درمیان 25 منٹ کا فاصلہ تھا۔مسافروں نے مایوسی کا اظہار کیا اور ناکافی تعداد کی وجہ سے افتتاح کو محض علامتی قرار دیا۔راگی گڈا میٹرو اسٹیشن پر کانگریس کے حامیوں نے آج ڈپٹی چیف منسٹر ڈی کے شیوکمار کی حمایت میں نعرے لگائے۔شیوکمار نے کہا کہ میٹرو پروجیکٹ ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے درمیان مشترکہ کوشش ہے۔

میں نے اپنے عہدے سے استعفی دیا مجھے پارٹی سے نکالا نہیں گیا ہے

ممبئی:۔میں نے اپنے عہدے سے استعفی دیا مجھے پارٹی سے نکالا نہیں گیا روپیش پاٹل ڈپٹی

وزیر اعلی ایکناتھ شندے کے قریبی ساتھی روپیش پاٹل نے ایک اخباری بیان کے ذریعے یہ خلاصہ کیا ہے کہ یو اسینا کے سیکرٹری کے عہدے پر فائض تھا لیکن اپس کے اختلاف کے بعد میں نے اپنے عہدے سے استعفی دیا لیکن چند لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے پارٹی سے نکالا گیا یہ غلط ہے سیاسی کیریئر کو ختم کرنے کی سازش ہے میں اج بھی دیگر عہدوں پر فائز ہوں یہ عہدہ مجھے نائب وزیر اعلی جناب ایکناتھ شندے نے دیا ہے یہ عہدے اس بات کے ثبوت ہے کہ مجھے پارٹی سے نہیں نکالا گیا مجھے پارٹی سے نکالنے کی افواہ میری ہی پارٹی کے چند لوگ پھیلا رہے ہیں ابھی تو میں خاموش ہوں لیکن یہ حرکت جاری رہی تو میں قانونی طور سے ان سے نپٹ لوں گا میں یہ بھی کہتا ہوں کہ مجھ پر کوئی بھی مقدمہ درج نہیں ہے اور نہیں معاملہ درج ہے حال ہی میں میں نے ڈپٹی وزیر اعلی ایکناتھ شندے سے ملاقات کی اگر ایسا رہتا تو یہ مجھے کبھی بھی ملاقات کا وقت نہیں دیتے

ہندوستان کا آئین محض ایک قانونی دستاویز نہیں بلکہ یہ قوم کی روح ہے: طارق انور

پٹنہ، 10 اگست (یواین آئی) آئین کی اہمیت اور پاسداری پر زور دیتے ہوئے آل انڈیا قومی تنظیم کے صدر اور رکن پارلیمنٹ مسٹر طارق انور نے کہا کہ ہندوستان کا آئین محض ایک قانونی دستاویز نہیں ہے بلکہ یہ قوم کی روح ہے۔یہ بات انہوں نے آل انڈیا قومی تنظیم کے زیر اہتمام آج یہاں سیکولرازم اور سوشلزم کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔انہوں نے کہا کہ"ہمارا آئین ذات، مذہب، زبان یا علاقے سے قطع نظر ہر شہری کو مساوی حقوق دیتا ہے۔اسے کمزور کرنے کی کسی بھی کوشش کی سختی سے مخالفت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔"انہوں نے قومی تنظیم کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تنظیم نے ہمیشہ معاشرے میں بھائی چارے اور ہم آہنگی کو فروغ دیا ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ نوجوان نسل کو آئین کے تمہید کے مفہوم کو سمجھنا چاہیے اور اسے اپنے طرز عمل میں لاگو کرنا چاہیے۔کانفرنس کے کنوینر اور آل انڈیا قومی تنظیم کے قومی جنرل سیکرٹری ہدایت اللہ نے کہا کہ قومی تنظیم ملک بھر میں اپنے لوگوں کو جوڑنے کے لیے کوشاں ہے اور قومی سطح پر مہم کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سینئر صحافی مسٹر راہل دیو نے آئین کی تمہید اور اس کی مختلف جہتوں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔اپنے تجربات کی بنیاد پر انہوں نے کہا کہ سیکولرازم ہندوستانی جمہوریت کا بنیادی ستون ہے، اور میڈیا کا فرض ہے کہ اس ستون کی حفاظت کرے۔انہوں نے کہا کہ اگر میڈیا اپنی غیر جانبداری کھو دیتا ہے تو جمہوریت کا توازن بگڑ جائے گا۔انہوں نے حقائق کی تصدیق، غیر جانبدارانہ رپورٹنگ اور صحافت میں مفاد عامہ کو سب سے زیادہ اہمیت دینے پر زور دیا۔انہوں نے سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ پر بھی بات کی اور کہا کہ ذمہ دارانہ

صحافت آج پہلے سے زیادہ اہم ہے۔فرقان انصاری (سابق وزیر) نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہندوستان کی شناخت خطرے میں ہے اور ہمیں اسے ہر قیمت پر بچانا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی طاقت تنوع میں اس کا اتحاد ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی معاشرے میں تفرقہ انگیز قوتیں سرگرم ہوتی ہیں تو ہماری اجتماعی کوششیں زیادہ ضروری ہو جاتی ہیں۔انہوں نے سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ صرف انتخابی فائدے کے لیے معاشرے میں تقسیم پیدا نہ کریں بلکہ آئین کی بنیادی روح کو مضبوط کریں۔مسٹر کے سی متل (سینئر ایڈوکیٹ، سپریم کورٹ) نے اپنے خطاب میں قانون کی مختلف جہتوں اور آئین کے مقاصد پر تبادلہ خیال کیا۔انہوں نے آئین کے قانونی پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی۔انہوں نے کہا"آئین عوام کی زندہ دستاویز ہے، اور اس کے بنیادی ڈھانچے میں کسی قسم کی مداخلت جمہوریت کے لیے خطرناک ہے۔"انہوں نے عدلیہ کی آزادی اور امن و امان کی غیر جانبداری کو جمہوریت کی بنیاد قرار دیا۔مہاویر کینسر انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر پدم شری ڈاکٹر جتیندر کمار سنگھ نے اپنے خطاب میں ملک کے اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنے پر زور دیا اور اس کے لیے سماج کے تمام طبقات کے ساتھ آنے کی اپیل کی۔انہوں نے کہا کہ کلاس روم میں صرف آئینی اقدار کی تعلیم دینا کافی نہیں ہے بلکہ اسے معاشرے کے طرز عمل اور پالیسی سازی میں شامل کرنا ہوگا۔جمہوریت تب ہی مضبوط ہوگی جب ہر شہری اپنے حقوق اور فرائض کو سمجھ کر کام کرے۔اس سے پہلے آل انڈیا قومی تنظیم کی جانب سے سماج میں گرانقدر نمایاں خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے معروف انکولوجسٹ ڈاکٹر جتندر سنگھ، صحافی روی اپادھیائے، مشہور و معروف امراض نسواں وزچگی ڈاکٹر تبسم احمد، معروف صحافی غلام سرور آزاد کو ایوارڈ سے نوازہ گیا۔پروگرام کا مؤثر طریقے سے نظامت ڈاکٹر ششی کمار سنگھ اور اعظمی باری نے کیا۔پروفیسر رامائن یادو نے شکریہ ادا کیا۔کانفرنس میں شرکت کرنے والی اہم شخصیات میں منا شاہی سابق ایم ایل اے، ڈاکٹر اجے کمار سنگھ سابق ایم ایل سی، انل کمار سابق ایم ایل اے، مدھریندر سنگھ، راجیش راٹھور، ڈاکٹر انوار الہدی، پرویز احمد، منوج مہتا، ڈاکٹر اشرف النبی قیصر، ڈاکٹر آفتاب نبی، وصی اختر، فہیم احمد، افتخار احمد آفاق احمد، اسفر احمد، وارڈ کونسلر، سید شمائل احمد سنتوش شریواستو توفیق عالم، ایس ایم شرف، فیروز حسن، پرویز جمال، خالد نصیر الدین، عبد الصمد قادری، اشرف فریدی، غلام رسول قریشی، ممتاز احمد راعین، کے علاوہ پوری ریاست سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

ویشنو نے 11 سالوں میں ٹیکنالوجی، ریلوے میں تبدیلی کے لیے مودی کی ستائش کی

بنگلورو، 10 اگست (یواین آئی) مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو نے اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی کے 11 سالہ دور حکومت کی ستائش کی جس میں ہندوستان کو ایک کمزور معیشت سے عالمی معیشت میں تبدیل کرنے کی مہم تھی۔انہوں نے الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ، مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹر کی پیداوار اور ریلوے کی جدید کاری میں کامیابیوں کا حوالہ دیا۔بنگلورو میں ایک عوامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے بڑا موبائل فون بنانے والا ملک بننے سے لے کر کرناٹک میں ریلوے کی بے مثال سرمایہ کاری تک کی کامیابیاں مودی کی دور اندیش قیادت اور توجہ کی وجہ سے ممکن ہوئی ہیں۔مسٹر ویشنو نے کہا کہ ہندوستان کی الیکٹرانکس کی پیداوار گزشتہ 11 سالوں میں چھ گنا بڑھ کر 12 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی ہے جبکہ برآمدات آٹھ گنا بڑھ کر 3 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوگئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ 11 سال پہلے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ہندوستان الیکٹرانکس برآمد کرے گا اور آج وہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا موبائل فون بنانے والا ملک بن گیا ہے۔ہندوستان تمام ممالک کو پیچھے چھوڑتے ہوئے امریکہ کو اسمارٹ فون فراہم کرنے والا سب سے بڑا ملک بھی بن گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ بنگلورو آئی فون مینوفیکچرنگ کے ایک بڑے مرکز کے طور پر ابھر رہا

ہے۔ہندوستان کی مصنوعی ذہانت کی مہم پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ 34000 جی پی یو اب موجدوں کے لیے ایک ڈالر فی گھنٹہ سے بھی کم قیمت پر عام کمپیوٹنگ کی سہولت کے طور پر دستیاب ہیں اور اسے دنیا کی سب سے سستی سروس قرار دیا۔انہوں نے گھریلو، کثیر لسانی، تعصب سے پاک ڈیٹا سیٹ پر تربیت یافتہ ہندوستانی بڑی زبان کے ماڈل کو تیار کرنے کے لیے بنگلورو میں قائم اسٹارٹ اپ سرو کی تعریف کی۔اسے 60 سال کے بعد ایک خواب کے سچ ہونے کے طور پر بیان کرتے ہوئے مسٹر ویشنو نے اعلان کیا کہ ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر انڈسٹری نے آغاز کیا ہے اور چھ پلانٹ زیر تعمیر ہیں۔پہلی میڈان انڈیا چپ جلد ہی متوقع ہے جسے انہوں نے وزیر اعظم مودی کی واضح رہنمائی اور توجہ کا نتیجہ قرار دیا۔وزیر ریلوے نے کہا کہ 11 سالوں میں ریلوے سیکٹر میں 35 ہزار کلومیٹر ٹریک بچھایا گیا ہے۔نیٹ ورک تقریباً مکمل طور پر برقی ہو چکا ہے اور دنیا کے سب سے بڑے اسٹیشن ماڈرنائزیشن پروگرام کے تحت 300،1 اسٹیشنوں کو دوبارہ تیار کیا جا رہا ہے۔بلٹ ٹرین منصوبہ بھی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔مسٹر ویشنو نے کہا کہ وندے بھارت، امرت بھارت اور نمو بھارت جیسی جدید ٹرینیں شہریوں کی خواہشات کو پورا کر رہی ہیں۔آج وزیر اعظم مودی نے تین مزید وندے بھارت ایکسپریس ٹرینوں کو ہری جھنڈی دکھائی جس میں بنگلورو-بیلاگاوی، ناگپور-پونے اور شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا-امرتسر شامل ہیں۔کرناٹک کے 2014 سے پہلے 835 کروڑ روپے کے سالانہ ریل بجٹ کا موجودہ 500،7 کروڑ روپے سے موازنہ کرتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ ریاست میں فی الحال 000،54 کروڑ روپے کے ریل پروجیکٹ چل رہے ہیں۔ان میں امرت بھارت یوجنا کے تحت 61 اسٹیشنوں کی دوبارہ ترقی اور 124 فلائی اوور اور متعلقہ بنیادی ڈھانچے کی تعمیر شامل ہے۔ریلوے کے وزیر ویشنو نے یہ کہتے ہوئے اختتام کیا کہ وزیر اعظم مودی نے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کی مضبوط بنیاد رکھ دی ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت اور 140 کروڑ شہریوں کی محنت سے ہم اس اجتماعی خواب کو حقیقت بنائیں گے۔

مرکز کو مہاراشٹرا اور گجرات کی طرح کرناٹک پر خصوصی توجہ دینی چاہیے: سدارامیا

بنگلورو، 10 اگست (یواین آئی) کرناٹک کے وزیر اعلی سدارامیا نے اتوار کو

مرکز پر زور دیا کہ وہ سرمایہ کاری اور پالیسی سپورٹ کے معاملے میں کرناٹک کو مہاراشٹر اور گجرات کی طرح ترجیح دے۔انہوں نے مرکزی حکومت سے اپیل کی کہ وہ بنگلورو کی تیز رفتار ترقی پر توجہ دیں، جس طرح مہاراشٹر اور گجرات پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، اسی طرح کرناٹک کو بھی ترجیح دی جانی چاہیے۔"مسٹر سدارامیا نے ریلوے کے کئی پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے لیے منعقدہ ایک تقریب میں کہا کہ مرکزی امداد ریاست کے بنیادی ڈھانچے اور ٹرانسپورٹ کی ضروریات کے لیے انتہائی اہم ہے۔"انہوں نے اس موقع پر سات کروڑ کنڑی گاؤں کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کا پرتپاک استقبال کیا۔مسٹر مودی یہاں تین بڑے پروگراموں کا افتتاح کرنے آئے تھے - میٹرو یلو لائن، میٹرو ریل پروجیکٹ کے تیسرے مرحلے کا سنگ بنیاد رکھنا اور تین وندے بھارت ایکسپریس ٹرینوں کو ہری جھنڈی دکھانا۔بنگلورو میٹرو کے آغاز کو یاد کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ پروجیکٹ 2005 میں اس وقت کے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دور میں مرکز اور ریاست کے درمیان مشترکہ منصوبے کے طور پر شروع کیا گیا تھا، جس کی لاگت کا 50 فیصد دونوں کو برداشت کرنے کی امید ہے۔تاہم، ریاست نے اخراجات کا ایک بڑا حصہ برداشت کیا ہے۔"انہوں نے کہا کہ کرناٹک نے اب تک 387,25 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں جب کہ مرکز کے 86،468,7 کروڑ روپے خرچ کیے تھے۔انہوں نے کہا کہ مرکز سے لیا گیا قرض وقت پر ادا کیا جا رہا ہے اور 987,3 کروڑ روپے پہلے ہی ادا کیے جا چکے ہیں۔یلو لائن کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے مسٹر سدارامیا نے کہا کہ 15.19 کلومیٹر لمبی لائن، جو 160,7 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائی گئی ہے، روزانہ تقریباً تین لاکھ مسافروں کو لے جائے گی۔پہلے ہی نو لاکھ لوگ روزانہ میٹرو کا استعمال کر رہے ہیں۔نئی لائن روزانہ سواریوں کی تعداد 12 لاکھ تک لے جائے گی۔

بنگلورو کو دہلی کے برابر درجہ ملنا چاہیے: شیوکمار

بنگلورو، 10 اگست (یواین آئی) کانگریس نے کرناٹک کی راجدھانی بنگلورو کو مسلسل نظرانداز کرنے پر اتوار کو بھارتیہ جنتا پارٹی پر سخت حملہ کیا اور الزام لگایا کہ نہ تو مرکزی حکومت اور نہ ہی ریاستی بی جے پی لیڈروں نے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کافی کام کیا ہے کہ بنگلورو کو ترقیاتی فنڈز میں اس کا منصفانہ حصہ ملے۔یہاں نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ بنگلورو، ہندوستان کے ٹکنالوجی کے مرکز اور اقتصادی پاور ہاؤس کے طور پر فنڈنگ، انفراسٹرکچر اور اسٹریٹجک ہب کے لحاظ سے قومی دارالحکومت کے برابر درجہ ملنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ"یقیناً، مجھے جا کر انہیں بتانا پڑے گا کہ بنگلورو کے لیے کیا ضروری ہے۔انہیں اس شہر کو دارالحکومت کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ہمیں کافی فنڈ نہیں دیے گئے ہیں اور بنگلورو کو کافی عرصے سے نظرانداز کیا گیا ہے۔"انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ملک کی معیشت اور عالمی امیج میں شہر کے تعاون کی یاد دلائی۔"یہ ایک ایسا شہر ہے جو ہندوستان کو مضبوط بنا رہا ہے،"مسٹر شیوکمار نے کہا کہ پوری دنیا بنگلورو کے ذریعے ہندوستان کی طرف دیکھے گی۔یہ وہی ہے جو میں بار بار دہرا رہا ہوں۔انہوں نے کرناٹک کے بی جے پی ممبران پارلیمنٹ اور ایم ایل ایز کو نشانہ بنایا اور ان پر سیاسی بے عملی کا الزام لگایا۔انہوں نے کہا کہ"کسی بھی بی جے پی ایم پی یا ایم ایل اے نے وزیر اعظم سے ملاقات نہیں کی اور ان کے سامنے بنگلورو کی ضرورتیں پیش کیں۔مجھے ایک کام بھی بتائیں جو یہاں بی جے پی نے اپنی حکومت کے دوران کیا ہے؟ وہ آفت کے وقت بھی وزیر اعظم سے نہیں مل سکے۔انہوں نے مودی یا بی جے پی کے نام پر الیکشن جیتنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا ہے۔"مسٹر شیوکمار نے الزام لگایا کہ مرکز میں حکمراں پارٹی ریاست میں اپنے سیاسی اثر و رسوخ کا ٹھوس استعمال کیے بغیر انتخابی فائدہ حاصل کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ"وہ صرف نریندر مودی یا بی جے پی کے نام پر ووٹ حاصل کر رہے ہیں اور جیت رہے ہیں لیکن انہوں نے کرناٹک کے لیے کچھ نہیں کیا۔"

آسٹریلیائی فوج کے سربراہ کا چار روزہ دورۂ ہند

نئی دہلی، 10 اگست (یواین آئی) آسٹریلیائی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل سائمن اسٹیورٹ 10 سے 14 اگست تک ہندوستان کے دورے پر ہیں۔اپنے دورے کے دوران وہ ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی اور وزارت دفاع کے سینئر افسران کے ساتھ اعلیٰ سطحی بات چیت کریں گے۔اس دورے کا مقصد ہند-بحرالکاہل خطے میں تزویراتی تعاون کو مزید مضبوط کرنا ہے۔ہندوستانی فوج نے اس دورے کو"تزویراتی طور پر اہم" قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہند-آسٹریلیا جامع تزویراتی شراکت داری کو مستحکم کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان فوجی تعاون کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوگا۔دونوں ممالک ہند-بحرالکاہل خطے میں ایک مستحکم اور قواعد پر مبنی نظام برقرار رکھنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔لیفٹیننٹ جنرل سائمن اسٹیورٹ کا یہ دورہ ہند-بحرالکاہل میں ایک قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر ہندوستانی فوج کی بڑھتی ہوئی ساکھ اور باہمی تعاون کے ذریعے اجتماعی تیاریوں کو فروغ دینے کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔واضح رہے کہ سرکاری سطح پر ہندوستان اور آسٹریلیا ایک متحرک اور ترقی پذیر دفاعی شراکت داری کو برقرار رکھے ہوئے ہیں، جو مسلسل باہمی رابطے اور تزویراتی ہم آہنگی کو یقینی بناتی ہے۔

وزیر اعظم کی قیادت میں جموں و کشمیر کے ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر میں بے مثال ترقی ہوئی: منوج سنہا

سری نگر، 10 اگست (یواین آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے اتوار کے روز امرتسر اور شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا اسٹیشن کے درمیان وندے بھارت ٹرین کو جھنڈی دکھانے پر وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا: وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر کے ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر، خاص طور پر ریلویز میں بے مثال ترقی دیکھنے میں آئی ہے۔واضح رہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز بنگلورو میں شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا-امرتسر سمیت تین وندے بھارت ٹرینوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔منوج سنہا نے شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا-امرتسر وندے بھارت ٹرین کو علامتی طور پر جھنڈی دکھانے پر وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے ایکس پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: میں امرتسر اور شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا اسٹیشن کے درمیان وندے بھارت ٹرین کو جھنڈی دکھانے پر وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔انہوں نے کہا: وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر کے ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر، خاص طور پر ریلویز میں بے مثال ترقی دیکھنے میں آئی ہے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ نئی وندے بھارت ٹرین ماتا ویشنو دیوی کے عقیدت مندوں کے لیے سفر میں آسانی کو یقینی بنائے گی اور مقامی معیشت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرے گی۔

کٹرہ ملک کا واحد ریلوے اسٹیشن جہاں سے چار وندے بھارت ٹرینیں چلتی ہیں: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

جموں 10 اگست (یو این آئی) وزیر اعظم دفتر میں

تعینات وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اتوار کے روز کہا کہ جموں و کشمیر کے عوام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ کٹرہ ریلوے اسٹیشن ملک کا واحد اسٹیشن ہے جہاں سے چار وندے بھارت ٹرینیں چلتی ہیں، جو نہ صرف مقامی عوام بلکہ زائرین اور سیاحوں کے لیے بھی بڑی سہولت فراہم کر رہی ہیں۔ادھم پور میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر میں تعمیر و ترقی کا جال بچھایا جا رہا ہے اور عوامی مسائل کے حل کے لیے زمینی سطح پر عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ان کے مطابق آج وزیر اعظم کے ہاتھوں چوتھی وندے بھارت ٹرین کا افتتاح کیا گیا، جبکہ خطے میں تیرہ سو کروڑ روپے سے زائد مالیت کے ریلوے منصوبوں پر کام جاری ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ گزشتہ دس برسوں میں مرکزی حکومت نے جموں و کشمیر کو خصوصی ترجیح دی ہے، جس کے نتیجے میں ریلوے نیٹ ورک میں غیر معمولی وسعت آئی ہے۔انہوں نے بتایا کہ کٹرہ تیزی سے جموں و کشمیر کی سیاحت کا دارالحکومت بن کر ابھر رہا ہے، اور وندے بھارت ٹرینوں کا جال یاتریوں اور سیاحوں کی آمد میں اضافے کا باعث بن رہا ہے، جس سے مقامی کاروبار اور معیشت کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔مرکزی وزیر نے کہا کہ ریلوے منصوبوں اور دیگر ترقیاتی کاموں کا مقصد عوام کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا اور خطے کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا ہے۔

ایسٹرن ریلوے نے سیالدہ سے پہلی اے سی ای ایم یو کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

کولکتہ، 10 اگست (یواین آئی) مشرقی ریلوے نے اتوار کو اپنی پہلی ایئر کنڈیشنڈ ای ایم یو (لوکل ٹرین) کو جھنڈی دکھا کر ایک اور سنگ میل حاصل کیا۔اے سی ای ایم یو سیالدہ اسٹیشن سے نادیہ کے راناگھاٹ اسٹیشن کے لیے روانہ ہوا۔سیالدہ-راناگھاٹ اے سی لوکل ٹرین میں اسٹینلیس اسٹیل باڈی کے ساتھ 12 مکمل ایئر کنڈیشنڈ ڈبے ہیں جو ایک محفوظ اور آرام دہ سفر کا تجربہ فراہم کرتے ہیں۔ای ایم یو میں 126,1 مسافروں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ٹرین سیالدہ سے ریلوے حکام، مسافروں اور صحافیوں کے ساتھ روانہ ہوئی۔مرکزی وزیر مملکت سکانتا مجمدار نے سیالدہ سے اے سی ای ایم یو کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔

کانسٹی ٹیوشن کلب کے انتخاب میں بی جے پی کے دو بڑے لیڈر آمنے سامنے

نئی دہلی، 10 اگست (یواین آئی) کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا میں 25 سال بعد انتخاب ہونے جا رہا ہے جن میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دو سینئر لیڈر آمنے سامنے ہیں۔کانسٹی ٹیوشن کلب میں سکریٹری کے عہدے کے لیے 12 اگست کو ووٹنگ ہوگی، جو صبح 11 بجے سے شام 4 بجے تک جاری رہے گی۔اسی دن شام 5 بجے سے ووٹوں کی گنتی شروع ہو جائے گی اور نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔لوک سبھا اسپیکر ہی کانسٹی ٹیوشن کلب کے عہدے کے بربنائے منصب صدر ہوتے ہیں اور فی الحال یہ عہدہ اوم برلا کے پاس ہے۔بہار کی سارن لوک سبھا سیٹ سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ راجیو پرتاپ روڈی پچھلے 25 سال سے سکریٹری کے عہدے پر بلا مقابلہ منتخب ہوتے آئے ہیں۔اس بار ان کے خلاف بی جے پی کے سابق رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر مملکت سنجیو بالیان الیکشن لڑ رہے ہیں۔جھارکھنڈ سے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے ان کی حمایت میں ہیں۔سیاسی حلقوں سے خبر آ رہی ہے کہ اس مرتبہ بی جے پی کی اعلیٰ قیادت سکریٹری کے عہدے پر کسی دوسرے کو موقع دینے کے بارے میں سوچ رہی ہے اور اگر یہ بات درست نکلی تو رکن پارلیمنٹ راجیو پرتاپ روڈی کے لیے مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ پارٹی کے متعدد ممبران سنجیو بالیان کو جیت دلانے سے زیادہ راجیو روڈی کو ہرانے کی کوشش میں ہیں۔کانسٹی ٹیوشن کلب اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہاں قیام، کھانے کے ساتھ جم اور سوئمنگ پول کی سہولتیں موجود ہیں۔

چنار بک فیسٹیول 2025 تاریخ ساز کامیابیوں کے ساتھ اختتام پذیر، آخری دن شاندار مشاعرے کا انعقاد

سری نگر/نئی دہلی، 10 اگست (یواین آئی) چنار بک فیسٹیول 2025 کے آخری دن قومی اردو کونسل برائے فروغ اردو زبان اور شعبہ اردو کشمیر یونیورسٹی کے اشتراک سے ایک مشاعرے کا انعقاد ہوا، جس میں وادی کشمیر کے نمایندہ شعرا نے خوب صورت کلام پیش کیے۔قومی کونسل کی جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق مشاعرے میں غزل و نظم کے ذریعے انسانی اقدار، سماجی مسائل اور فطری مناظر کے موضوعات کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا۔مشاعرے کی صدارت کشمیر کے مشہور شاعر رفیق راز نے کی۔صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مشاعرے میں شریک تمام شعرا نے عمدہ اور معیاری کلام پیش کیا۔انھوں نے مزید کہا کہ ایسے مشاعرے اور ادبی اجتماعات نہ صرف یہ کہ شعر و ادب کے فروغ کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ اہل ذوق کو باہمی میل جول اور اظہار خیال کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔اظہار تشکر پیش کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ نو دنوں تک جاری رہنے والا ادبی و ثقافتی میلہ کامیابی کے ساتھ آج اختتام کو پہنچا۔انھوں نے کہا کہ جس معیار کے ڈسکورس اور ڈائلاگ کی مجھے امید تھی اسکالرز نے اس سے بڑھ کر علمی، ادبی اور فکری گفتگو کی جس سے سامعین کو بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔انھوں نے کہا کہ اس فیسٹیول میں نوجوانوں نے جس ذوق و شوق اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا وہ قابل تعریف ہے اور اس کو کامیاب بنانے میں ان کا اہم کردار ہے۔مشاعرے کی نظامت پرویز مانوس نے کی۔مشاعرے میں پیش کیے گئے شعرا کے اشعار درج ذیل ہیں:

قطرۂ اشک ہے دوزخ کو بجھا سکتا ہے
ایسی طاقت ہے کہاں اور کسی پانی میں
(رفیق راز)

عشق تھا آخری امید مگر
عشق کر کے بھی کیا ملا ہے مجھے
(شفق سوپوری)

میں زندگی کا زخم ہوں
جب بھی کریدو نظم جنتی ہوں
(شبنم عشائی)

محبت ہم پس دیوار کرتے ہیں
مگر نفرت سربازار کرتے ہیں
(اشرف عادل)

وہ اکثر خواب میں آ کر مرے ہمراہ چلتا ہے
مجھے اب نیند میں چلنے کی بیماری نہ ہو جائے
(شبینہ آرا)

زندگی یہ قید ہے عابد کے زنجیر جیسی
ہے ٹیس یہاں ننھے اصغر کے تیر جیسی
(کفایت فہیم)

بوسیدہ ہمارے ہیں ضمیروں کے مکانات
کرتے ہیں اثر سنگ ملامت بھی بہت کم
(ستیش ول)

نظروں کے آگے آیا جو چہرہ جناب کا
دیدار ہم نے کر لیا تازہ گلاب کا
(بشیر چراغ)

کس قدر ہیں پیچیدہ مسئلے محبت کے
بند کیے ہیں اب دل نے داخلے محبت کے
(پرویز مانوس)

مشاعرے میں سامعین کی کثیر تعداد موجود تھی جو ہر شعر پر داد و تحسین سے نوازتی رہی اور مشاعرے کے اختتام پر تالیوں کی گونج اور واہ واہ کی آواز دیر تک جاری رہی۔

کشمیر میں ملاوٹ شدہ اور سڑا ہوا گوشت انسانی زندگی کے لئے سنگین خطرہ: ماہرین کا انتباہ

سری نگر 10 اگست (یواین آئی) وادی کشمیر میں حالیہ دنوں کے دوران مختلف علاقوں سے بڑی مقدار میں ملاوٹ شدہ اور سڑا ہوا گوشت برآمد ہونے کے بعد طبی ماہرین نے عوام کو سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کا غیر محفوظ گوشت صحت عامہ کے لئے سنگین خطرہ ہے اور اس سے مہلک امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ گوشت کی غیر محفوظ ہینڈلنگ، غیر صحت مند ذخیرہ کاری اور سڑنے کی بو چھپانے کے لیے نقصان دہ کیمیکلز کے استعمال سے وادی میں ایک خاموش صحت عامہ کا بحران پیدا ہو سکتا ہے۔سرینگر کے گورنمنٹ میڈیکل کالج میں تعینات ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ ذبح، صفائی، پیکنگ، ٹرانسپورٹ، ذخیرہ اور تقسیم کے دوران غیر معیاری اور غیر صحت مند طریقے گوشت کو خطرناک بیکٹیریا سے آلودہ کر سکتے ہیں، جو فوڈ پوائزننگ، ہیضہ، پیچش اور ٹائیفائیڈ جیسی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ خاص طور پر مرغی کا گوشت اگر مناسب طریقے سے نہ سنبھالا جائے تو ماحول کے اثرات سے بہت جلد خراب ہو جاتا ہے، مگر بدقسمتی سے اکثر اسے غیر صحت مند تھرموکول کے ڈبوں میں یا کھلے عام لایا جاتا ہے، بجائے اس کے کہ ریفریجریٹڈ گاڑیوں یا ڈیپ فریزرز میں منتقل کیا جائے۔ڈاکٹر نے خراب گوشت کے محفوظ تلف کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر اسے غلط طریقے سے پھینکا جائے تو یہ آبی ذخائر اور ماحول کو آلودہ کر سکتا ہے، اس لیے اسے یا تو جلا کر یا پھر جراثیم کش ادویات کے ساتھ گہری زمین میں دفنا کر تلف کرنا ضروری ہے۔ارشاد احمد نامی ایک ڈاکٹر نے اس خطرے کو مزید سنگین قرار دیتے ہوئے کہا کہ غیر محفوظ خوراک اور کینسر جیسے امراض کے درمیان تعلق کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔انہوں نے کہا، 'کشمیر میں کینسر کے کیسز میں تشویشناک اضافہ ہو چکا ہے اب شاید ہی کوئی گاؤں یا محلہ ایسا ہو جو اس مرض سے متاثر نہ ہو۔ہمارے ریڈیالوجی ڈپارٹمنٹ میں روزانہ ایک یا دو نئے کینسر کے مریض الٹرا ساؤنڈ یا سی ٹی اسکین کے ذریعے تشخیص ہوتے ہیں۔'ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ طرز زندگی اور ماحولیاتی عوامل بھی کردار ادا کرتے ہیں، لیکن خراب گوشت کو سڑنے کی بو چھپانے کے لیے کارسینوجینک کیمیکلز سے ٹریٹ کرنا ایک ایسا خطرہ ہے جس سے بچا جا سکتا ہے، اور یہ عمل وادی میں کینسر کی شرح میں اضافے کا ایک پوشیدہ سبب ہو سکتا ہے۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وادی میں کینسر کی بڑھتی شرح کے اسباب پر بڑے پیمانے پر تحقیق کی جائے اور اس کے لیے مضبوط لاجسٹک اور ادارہ جاتی تعاون فراہم کیا جائے۔